عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۱۶ تا ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۲۶

حسد کی حقیقت

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

رپورٹ اور قراردادیں

حسن جمال

اصلاح اور استفادہ سے کوئی مستغنی نہیں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں اور اس کی نیت کے الفاظ زبان سے کہنا ضروری نہیں:

س:...... اب ماہ رمضان کا مہینہ ہے، میں نے اعتکاف میں بیٹھنا ہے آخری دس دن، پوچھنا یہ ہے: (۱) اعتکاف کی نیت کیسے کرنی چاہئے؟ (۲) اعتکاف کتنی قسموں کا ہوتا ہے؟ (۳) اگر اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں چلا جائے اور اگر پاخانہ کی حاجت ہو تو حاجت سے فارغ ہوکر دوبارہ نیت کرنی چاہئے یا نہیں؟

ج:...... (۱) اعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اعتکاف کے ارادے سے آدمی مسجد میں داخل ہوجائے، اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً میں دس دن کے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں تو بہتر ہے، (۲) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے، باقی دنوں کا اعتکاف نفل ہے اور اگر کچھ دنوں کے اعتکاف کی منت مانی ہو تو ان دنوں کا اعتکاف واجب ہوجاتا ہے، پس اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت اور نفل (۳) اگر رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف کیا ہو تو ایک بار کی نیت کافی ہے، اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہوکر جب مسجد میں آئے تو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں۔

اعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے:

س:...... اعتکاف کے واسطے ہر شخص مسجد میں بیٹھ سکتا ہے یا صرف بزرگ؟

ج:...... اعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے، لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ اعتکاف کریں تو اعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اعتکاف جائز ہے:

س:...... جس مسجد میں جمعہ ادا نہ کیا جاتا ہو وہاں اعتکاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج:...... جامع مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے لئے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے، اور اگر دوسری مسجد میں اعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جائے کہ خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے، اور جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجائے۔ جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے، لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

اعتکاف کے دوران گفتگو کرنا:

س:...... اعتکاف کے دوران گفتگو کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کی جاسکتی ہے تو گفتگو کی نوعیت بتائیں؟

ج:...... اعتکاف میں دینی گفتگو کی جاسکتی ہے اور بقدر ضرورت دنیوی بھی۔

اعتکاف کے دوران مطالعہ کرنا:

س:...... دوران اعتکاف تلاوت کلام پاک کے علاوہ سیرت اور فقہ سے متعلق کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

ج:...... تمام دینی علوم کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سو یا بیٹھ سکتا ہے؟

س:...... حالت اعتکاف میں جس مخصوص کونہ میں پردہ لگاکر بیٹھا جاتا ہے کیا دن کو یا رات کو وہاں سے نکل کر مسجد کے کسی پنکھے کے نیچے سوسکتا ہے یا نہیں؟ معتکف کسے کہتے ہیں؟ اس مخصوص کونہ کو جس میں بیٹھا جاتا ہے یا پوری مسجد کو معتکف کہا جاتا ہے؟ اور بعض علماً سے سنا ہے کہ دوران اعتکاف بلاضرورت گرمی دور کرنے کے لئے غسل کرنا بھی درست نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر بحالت ضرورت مسجد سے نکل کر جائے اور کسی شخص سے باتوں میں لگ جائے تو کیا ایسی حالت میں اعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج:...... مسجد کی خاص جگہ جو اعتکاف کے لئے تجویز کی گئی ہو اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ پوری مسجد میں جہاں چاہے دن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سوسکتا ہے، ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اس کی گنجائش ہے کہ کبھی استنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر جائے تو وضو کے بجائے دوچار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے، معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہئے، بغیر ضرورت کے اگر گھڑی بھر بھی باہر رہا تو امام صاحبؒ کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا، حضرت امامؒ کے قول میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے قول میں وسعت اور گنجائش ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۱۹ تا ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ نومبر ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۲۶

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ 4
ختم نبوت کانفرنس چناب نگر رپورٹ 6
(مفتی محمد جمیل خان)
اصلاح واستفادہ سے کوئی مستغنی نہیں 11
(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
ہماری غفلت کی انتہا 16
(مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی)
حسد کی حقیقت 17
(مولانا محمد تقی عثمانی)
اسلام کو دبانے کی کوششیں 19
(مولانا سید واضح رشید ندوی)
حسن عمل 21
(مسلمہ خاتون)
ساعتے با اولیا 24
اخبار ختم نبوت 25

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک، نیو ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام......غیر مسلموں کا اصل نشانہ

خاصے عرصے سے دنیا بھر میں اسلام' قرآن' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ جو توہین آمیز سلوک روا رکھا جا رہا ہے اور توہین قرآن اور توہین رسالت کا جس طرح کھلے بندوں ارتکاب کیا جا رہا ہے' اس حوالے سے ایک نئی روش کا گزشتہ دنوں اخبارات کے ذریعہ اس وقت انکشاف ہوا جب کراچی کے لنڈا بازار میں خواتین کے ایسے اسکرٹ برآمد ہوئے جن میں قرآنی آیات چھپی ہوئی تھیں۔ اس حوالے سے اخبارات میں جو خبر شائع ہوئی وہ درج ذیل ہے:

توہین قرآن کی ایک اور یورپی سازش بے نقاب' کراچی لنڈا بازار میں آیات چھپے اسکرٹس برآمد

لائٹ ہاؤس کراچی کی لنڈا مارکیٹ میں یورپی ممالک سے پہنچنے والی گانٹھوں میں ایسے متعدد لیڈیز واسکٹ پائے گئے جن پر ۲۰ مقامات پر سورۂ بقرہ کی آیات کی چھپائی ہے

کراچی (رپورٹ: عبدالجبار ناصر) اسلام دشمنی کا کھلا ثبوت' یورپ قرآنی آیات کی بے حرمتی میں تمام حدود پار کر گیا' قرآنی آیات لکھے ہوئے کپڑے کے لیڈیز اسکرٹ بنوا کر مارکیٹ میں پھیلا دیے۔ تفصیلات کے مطابق جمعرات کے روز معروف لنڈا مارکیٹ لائٹ ہاؤس کے باہر ایک ٹھیلے سے جارجٹ کے کپڑے کا ایک استعمال شدہ لیڈیز اسکرٹ ملا ہے جس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سورۂ بقرہ کی ابتدائی ۴ آیات اور بعض قرآنی آیات کے حصے واضح طور پر تقریباً ۲۰ مقامات پر بڑے بڑے حروف میں لکھے ہوئے ہیں۔ اسکرٹ پر کسی بھی کمپنی یا ملک کے نام کا اسٹیکر موجود نہیں ہے۔ یاد رہے کہ مال تیار کرنے والی تمام کمپنیاں اپنے مال کے ساتھ اسٹیکر لگا دیتی ہیں۔ اسکرٹ کس ملک یا کمپنی کا بنا ہوا ہے؟ کوئی پتہ نہیں۔ تاہم ٹھیلے والوں کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس تمام مال یورپ سے آتا ہے' جس میں استعمال شدہ کپڑے' پینٹیں' جوتے' کوٹ' ٹی شرٹیں اور دیگر سامان شامل ہے' جو بڑی بڑی گانٹھوں کی صورت میں آتا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ایک عرصے سے یورپ میں شعائر اسلام کی بے حرمتی کے واقعات مسلسل پیش آ رہے ہیں۔ اس کو بھی انہی واقعات کا تسلسل قرار دیا جا رہا ہے۔ (روزنامہ "اسلام" ۲۵/ اکتوبر ۲۰۰۲ء)

اسی اثنا میں معاصر روزنامے جنگ کراچی کی ایک اشاعت میں بی بی سی کے حوالے سے ایک خبر شائع ہوئی ہے' جس کے مطابق مختلف امریکی ٹی وی چینلوں نے اسلام مخالف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے اور امریکی مسلمان وہاں کی انتظامیہ اور میڈیا کی کارروائیوں کا نشانہ بن گئے ہیں۔ اس حوالے سے خبر کی تفصیل درج ذیل ہے:

مختلف امریکی ٹی وی چینلز نے اسلام مخالف پروپیگنڈا شروع کر دیا' برطانوی ریڈیو

امریکی مسلمان' انتظامیہ اور میڈیا کی کارروائیوں کا مرکز بن گئے' مذہب کو بنیاد بنا کر کسی پر الزام تراشی کرنا اخلاقی انحطاط کی علامت ہے' سراج وہاج

۱۱ ستمبر کے واقعات کے بعد امریکی ذرائع ابلاغ کی جانب سے اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش کی امریکی تاریخ میں مثال نہیں ملتی' کونسل آف امریکن اسلامک ریلیشنز

لندن (ریڈیو رپورٹ) بی بی سی نے ہفتے کو اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ مختلف امریکی ٹی وی چینلز نے اسلام مخالف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔ امریکی مسلمان بھی انتظامیہ اور میڈیا کی کارروائیوں کا مرکز بن گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق فوکس' سی بی ایس' ایم ایس این بی سی ٹی وی چینلز نے جمعہ کو متعدد علمائے دین کے علاوہ امور دہشت گردی کے ماہرین سے بھی گفتگو کی اور دوران بحث کہیں نہ کہیں یہ ذکر ضرور آیا کہ امریکا کو اسلام سے خطرہ لاحق ہے' افریقی نژاد معروف امریکی مسلمان رہنما امام سراج وہاج نے کہا کہ مذہب کو بنیاد بنا کر کسی پر الزام تراشی کرنا اخلاقی انحطاط کی علامت ہے' کونسل آف امریکن اسلامک ریلیشنز کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے کہا کہ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے بعد امریکی ذرائع ابلاغ کی جانب سے اسلام کو مسخ کرنے کی کوشش کی امریکی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ دہشت گردی پھیلانے والوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق واشنگٹن میں دس افراد کو ہلاک اور تین کو زخمی کرنے کے شبہ میں جن دو افراد کو جمعہ کی صبح گرفتار کیا گیا ان میں سے ایک مبینہ طور پر اسلام قبول کر چکا تھا۔ ابھی تک پولیس کی طرف سے نہ تو ان پر حالیہ ہلاکتوں کا الزام لگایا گیا ہے اور دونوں میں سے ایک کی پوری طرح شناخت ہو سکی ہے لیکن امریکی ذرائع ابلاغ نے جان ایلن ولیم جو جان محمد ولیم کے نام سے بھی پہچانے جاتے ہیں' کے

ختم نبوت

مذہبی نظریات وعقائد کونشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔ امریکا میں قائم مختلف اسلامی تنظیموں اور مذہبی رہنماؤں نے ذرائع ابلاغ پر تنقید کرتے ہوئے اس تشویش کا اظہار کیا ہے کہ اسلام کونشانہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔(روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

اسلام کے خلاف جاری مہم کے حوالے سے اقوام متحدہ میں متعین پاکستان کے مستقل سفیر منیر اکرم نے جو پالیسی بیان جاری کیا' وہ درج ذیل ہے:

بعض شخصیات اسلام کے بارے میں نازیبا تبصرے کررہی ہیں' منیر اکرم

دنیا میں تہذیبوں اور ثقافتوں کے تصادم کی سازش کی جارہی ہے' پالیسی بیان

اقوام متحدہ (اے پی پی) پاکستان نے دنیا کی مختلف سوسائیٹیوں کے درمیان غلط فہمیاں ختم کرنے پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ دنیا میں تہذیبوں اور ثقافتوں کے تصادم کی سازش کی جارہی ہے' اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل سفیر منیر اکرم نے جمعرات کو اپنے پالیسی بیان میں کہا کہ بدقسمتی سے بعض مذہبی شخصیات اور دوسرے لوگوں کی طرف سے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا تبصرے کئے جارہے ہیں جو مذہبی تعصب اور اشتعال انگیزیوں کی بدترین صورت ہے۔ پاکستانی سفیر نے کہا کہ یہ بدقسمتی ہے کہ میڈیا کو آزادی اظہار کے نام پر ہمارے مذہب کے خلاف اور توہین رسالتؐ پر مبنی گفتگو کی اجازت دے دی گئی ہے۔ یہ بھی بدقسمتی ہے کہ جو لوگ مذہبی رواداری اور عدم امتیاز کی بات کرتے ہیں' انسانی حقوق کے حکام' اقوام متحدہ اور لبرل سیاستدان خاموش رہ کر اس پُرتعصب ہرزہ سرائی کی حمایت کررہے ہیں۔ (روزنامہ ''جنگ'' کراچی ۲۷/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

دریں اثنا امریکا اور دیگر یورپی ممالک کے بعد اب آسٹریلیا میں بھی مسلمانوں کے خلاف تعصب پر مبنی واقعات زوروں پر ہیں جس کی مثال درج ذیل واقعات ہیں:

آسٹریلیا میں مسلمان لڑکیوں کے حجاب نوچ لئے گئے' اسکولوں اور مساجد پر حملوں میں اضافہ

سڈنی میں مسلمانوں اور ان کی املاک پر ۴۰ سے زائد حملے کئے گئے' ملبورن کی مسجد میں بم دھماکا بھی کیا گیا

آسٹریلوی شہروں میں خریداری کے دوران مسلمانوں کو ہراساں کیا جارہا ہے' نفرت انگیز خطوط لکھے گئے

سڈنی (انٹرنیٹ نیوز) آسٹریلیا میں علماءؒ دین کی تحقیر' مساجد پر حملوں' توڑ پھوڑ اور مسلمان خواتین کے چہروں سے نقاب اور اسکارف نوچنے کے واقعات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ واضح رہے کہ انڈونیشی جزیرے بالی میں بم دھماکے کے بعد' جس میں تقریباً ۲۰۰ افراد ہلاک ہوئے تھے' سڈنی میں مسلمانوں کے خلاف اس قسم کے چالیس سے زائد واقعات رونما ہوچکے ہیں۔ بالی کے دھماکے میں مرنے والے افراد میں زیادہ تر آسٹریلوی باشندے تھے۔ یہ بات ساؤتھ ویلز کی ریاست کے کمشنر موورونی نے پیر کے روز بتائی۔ اس نے ان واقعات کو جہالت' لاعلمی کا شاخسانہ قرار دیا اور کہا کہ مسلم خواتین کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں' وہ اس قسم کے واقعات پولیس کے علم میں لائیں۔ پولیس کمشنر نے آسٹریلیا کے مسلمانوں پر ہونے والے حملوں کی تفصیلات نہیں بتائیں' صرف اتنا بتایا کہ گزشتہ منگل کو بلوائیوں نے شاہ عبدالعزیز اسلامک اسکول کی متعدد کھڑکیوں اور دیواروں کو نقصان پہنچایا۔ یہ اسکول مغربی سڈنی میں واقع ہے۔ دہشت وبربریت کے اس مظاہرے کے دوران متصلہ مسجد کے ساتھ ساتھ مسلم عالم دین کی رہائش گاہ کو بھی خاصا نقصان پہنچا۔ علاوہ ازیں جنوبی شہر ملبورن میں گزشتہ ہفتے آگ لگانے والا بم پھینکا گیا' پولیس نے ان واقعات کے کسی ملزم کو گرفتار نہیں کیا۔ آسٹریلیا میں رہنے والے مسلمانوں کو نیویارک اور واشنگٹن میں ۱۱/ستمبر کو ہونے والی تباہی کے بعد سے ہی حقارت آمیز سلوک اور حملوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ بالی کے حملوں کے بعد ان واقعات میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے اور مساجد کو نذر آتش کرنا' باپردہ مسلم خواتین کی توہین آئے دن کا معمول بن چکے ہیں۔ چند دن قبل اسلامک اسکول جانے والی بچیوں سے بھری ہوئی بس پر پتھراؤ بھی کیا گیا تھا۔ (روزنامہ ''اسلام'' ۲۹/اکتوبر ۲۰۰۲ء)

ان واقعات پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں بلکہ یہ خود اسلام کے خلاف بین الاقوامی مہم چلانے والوں انسانی حقوق کے علمبردار لیکن درحقیقت شیطانی حقوق کے پاسداروں کی گھٹیا ذہنیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ کیا ان واقعات کے بعد بھی مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں کو جاگنے کے لئے کسی نئے واقعہ کا انتظار ہے؟ یاد رکھئے! غیر مسلم نہ کبھی اسلام اور مسلمانوں کے طرفدار ہوسکتے ہیں اور نہ ان کا ایسا کوئی ارادہ ہے۔ وہ صرف اسلام' قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ناموس کو کرۂ ارض سے مٹانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ ان کی ان کوششوں کا ہر صورت میں راستہ روکنے کے لئے تیار ہوجائیے ورنہ یہ آپ کے دین کو غارت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

رپورٹ اور فراز ادیب

چناب نگر (رپورٹ......مفتی محمد جمیل خان) قادیانوں‘ عیسائیوں‘ مغربی ممالک کے رہنماؤں یا افراد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہرزہ سرائی کرنے یا ناموس رسالت پر حملہ کرنے کی کھلی چھٹی نہیں دی جاسکتی۔ مسلمان اپنی جانیں قربان کرسکتے ہیں مگر ناموس رسالت پر کسی صورت میں حرف نہیں آنے دے سکتے۔ امریکہ اور مغربی ممالک کو تحفظ ناموس رسالت کے لئے قانون بنانا ہوگا تاکہ مسلمانوں کو مشتعل ہونے سے بچایا جاسکے۔ قادیانیوں کی طرف سے کھلے عام تبلیغ آئین اور قانون کی صریح خلاف ورزی اور ملکی قوانین سے بغاوت کے مترادف ہے۔ قادیانیوں کو مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے اور شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا جائے اور قادیانی آئین پاکستان کو تسلیم کرکے اپنے آپ کو غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کریں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت سے زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ اکثریت کا مقابلہ ان کو بہت مہنگا پڑے گا۔ ان خیالات کا اظہار اکیسویں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ مولانا محمد اعظم طارق‘ مولانا اللہ وسایا‘ قاری خلیل احمد بندھانی‘ مولانا غلام حسین‘ قاری جمیل اختر‘ مولانا عبدالکریم ندیم‘ مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی سمیت ممتاز علمائے کرام اور مشائخ عظام نے کیا۔ قبل ازیں صبح دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی دعا سے کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مذہب کا آغاز ہی ملت اسلامیہ کی تباہی کے جذبے سے ہوا‘ اس لئے قادیانیوں نے ہمیشہ ظلم وستم کے ذریعہ مسلمانوں کو تنگ کرنے اور مصائب میں ڈالنے کی کوشش کی اور آج بھی یہ غریب ہاریوں اور کسانوں کو ظلم کے ذریعہ اور نوجوانوں کو ترغیب اور لالچ کے ذریعہ اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

مولانا محمد اعظم طارق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری دنیا مسلمانوں کو اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے دور کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کررہی ہے۔ قادیانیوں نے جھوٹا مدعی نبوت کذاب دجال کی شکل میں پیش کرکے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے امت کا رشتہ توڑنے کی کوشش کی جبکہ عیسائی‘ یہودی اور مغربی دنیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں شبہات پیدا کرکے مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمان کسی صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیائے کرام کے بارے میں ہرزہ سرائی کی اجازت نہیں دے سکتے۔ مسلم ممالک میں ایسی لوگوں کو قانون کے ذریعہ سزائیں دلوائی جائیں گی اور غیر مسلم ممالک میں احتجاج کے ذریعہ ایسی کوششوں کو ناکام بنایا جائے گا۔

مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے پیچھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سو سالہ جدوجہد ہے۔ ۱۹۲۸ء سے لے کر ۱۹۸۰ء تک پاکستان اور دنیا بھر کی عدالتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قومی اسمبلی نے آئین پاکستان میں ترمیم

کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کی فہرست میں شامل کیا۔ اس بنا پر قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ آئین پاکستان کو تسلیم کر کے اپنا نام غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کرائیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے تحت قادیانیوں کا مساجد کی شکل میں عبادت گاہیں بنانا اور شعائر اسلام استعمال کرنا آئین سے بغاوت اور قانون کی دھجیاں بکھیرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے حکومت قادیانیوں کو اس سے روکے۔

مفتی محمد جمیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا مقصد اسلام کو ختم کرنا ہے۔ اس لئے ان کی تبلیغی سرگرمیاں اسلام کے منافی ہیں اور مملکت اسلامی پاکستان میں خلاف اسلام سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مولانا عبدالکریم ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت عیسائی' قادیانی' یہودی اور دیگر غیر مسلم مشنری طریقوں سے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور امداد کے نام پر قادیانیت اور عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان فلاحی ادارے قائم کریں تاکہ مشنری راستوں سے بھی قادیانیت اور عیسائیت کی تبلیغی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جاسکے۔

قاری خلیل احمد بندھانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیوں اور یہودیوں پر حیرت ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کے باوجود ان کی حمایت و سرپرستی کرتے نظر آتے ہیں۔ امت مسلمہ تو ان انبیائے کرام کی توہین کو بھی کفر سمجھتے ہوئے اس کے سدباب کیلئے کوشاں ہے۔ مولانا نذیر احمد تونسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت امت مسلمہ جس زبوں حالی کا شکار ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنا اسلامی تشخص ختم کر دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت سے دور ہوگئی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اسلام پر مسلمان سختی سے عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔

چناب نگر (رپورٹ...... مفتی محمد جمیل خان) امتناع قادیانیت آرڈی ننس یا تحفظ ناموس رسالت کے قوانین کو تبدیل کرنے کا خواب دیکھنے والے اقتدار پر فائز نہیں رہ سکیں گے۔ لاکھوں جانوں کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کرسکتے۔ پاکستان کو سیکولر بنانے کا خواب دیکھنے والوں کے منصوبے خاک میں مل گئے۔ قوم نے عظمت رسالت کا ترانہ بلند کر دیا۔ پاکستان میں صرف اور صرف اسلامی نظام کا نفاذ ہوگا۔ امریکہ اور مغرب اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مذموم پروپیگنڈا کا سلسلہ بند کر دیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ امریکہ اور مغرب کو بہت مہنگی پڑے گی۔ قادیانی آئین کی خلاف ورزی کا راستہ چھوڑ کر اسلام کے دامن رحمت کی پناہ میں آجائیں' اسی میں ان کی نجات ہے۔ ان خیالات کا اظہار ختم نبوت کانفرنس کی تیسری' چوتھی اور پانچویں اختتامی نشست سے خطاب کرتے ہوئے رکن قومی اسمبلی اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنما حافظ حسین احمد' مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس' ممتاز مذہبی رہنما مولانا محمد اعظم طارق' مولانا عبدالغفور حقانی' انجینئر سلیم اللہ' جمعیت علمائے پاکستان کے مولانا فیض القادری' مولانا امجد خان' محمد اسمٰعیل قریشی' مولانا عبدالحمید وٹو' مرید سلیمانی' پروفیسر منور احمد ملک' شیخ طریقت سید نفیس الحسینی' حافظ شفیق الرحمٰن' مولانا عبدالشکور نقشبندی' صاحبزادہ عزیز احمد' مولانا محمد امین ربانی' مولانا اللہ وسایا' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد علی صدیقی نے کیا۔

متحدہ مجلس عمل کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل اور رکن قومی اسمبلی حافظ حسین احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کا اساسی اور بنیادی مسئلہ ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک ہزاروں مسلمانوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ لاکھوں افراد پابند سلاسل ہوئے۔ انگریز کے مظالم بھی مسلمانوں کو اس جدوجہد سے نہیں روک سکے تو اب اپنے ملک

پاکستان میں وہ کیسے اس توہین کو برداشت کرسکیں گے۔ جنرل مشرف نے اگر اس قانون میں تبدیلی کا سوچا تو وہ اقتدار پر نہیں رہ سکیں گے۔ متحدہ مجلس عمل ان قوانین کو مزید مؤثر بنائے گی۔

جماعت اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بنائے گئے توہین رسالت کے قانون اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں تبدیلی کی اجازت دینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ ملک عظمت رسالت کی بنیاد پر قائم ہوا۔ لاشوں کا نذرانہ پیش کرسکتے ہیں لیکن تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کرنے کے بارے میں سوچنا تک محال ہے۔ ملک کو سیکولر بنانے والے اپنا بوریا بستر گول کرلیں۔ یہ ملک اسلام کیلئے بنا ہے اور یہاں صرف اسلام اور اسلامی قانون چلے گا۔ مولانا محمد اعظم طارق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے مسلمانوں نے ہر دور میں ناموس رسالت کیلئے مشترکہ جدوجہد کی ہے اور اب بھی یہ پلیٹ فارم اسلام کی عظمت و سربلندی کیلئے اپنا کردار ادا کرے گا۔ ملک کے مسلمانوں نے موجودہ حکومت کی پالیسی کو مسترد کرکے اسلام کے حق میں ووٹ دیدیا۔ متحدہ مجلس عمل اس کی لاج رکھتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کیلئے مؤثر قانون سازی کرے گی اور تمام اہل دین ان کا ساتھ دیں گے۔

جمعیت علمائے پاکستان کے مولانا فیض القادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

جمعیت علمائے پاکستان کے انجینئر سلیم اللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۳ء‘ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں جس طرح عظمت رسالت کیلئے مشترکہ جدوجہد کے ذریعہ مسلمانوں نے کامیابی حاصل کی اسی طرح اب بھی مشترکہ جدوجہد کے ذریعہ اسلام کی سربلندی کیلئے کام کریں گے۔

سابق قادیانی پروفیسر منور احمد ملک نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ ٹی وی اور دیگر میڈیا کے ذریعہ جھوٹا پروپیگنڈا کرکے مسلمانوں کو بدنام اور اپنے مذہب کو حق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور عیسائی مشنری کا طریقہ اختیار کرتا ہے کہ ”جھوٹ اتنا بولو کہ لوگ سچ سمجھنے لگیں“ لیکن میں قادیانیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ جس طرح میں نے اسلام کے دامن رحمت میں پناہ حاصل کی‘ اسی طرح وہ بھی جھوٹے پروپیگنڈے کے خول سے نکل کر اسلام قبول کرلیں‘ اسی میں ان کی کامیابی ہے۔

محمد اسمٰعیل قریشی ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۲۸ء سے لے کر اب تک دنیا بھر کی تمام عدالتوں نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قومی اسمبلی نے بھی متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ترمیم منظور کی۔ اس کے بعد امریکہ اور مغرب کیلئے کیا جواز ہے کہ وہ ان قوانین کو امتیازی قوانین قرار دیں؟

مولانا محمد امجد خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے اور اسلامی ترامیم اور قادیانیت سے متعلق قوانین کے سلسلے میں چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔

مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے کبھی تشدد یا فرقہ واریت کی سیاست نہیں کی۔ ہمیشہ قادیانیوں نے ظلم وستم‘ ترغیب ولالچ اور مشنری طریقہ اختیار کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قانون کا سہارا لیا۔ ہمیشہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی۔ اس بنا پر یہ کہنا کسی طور پر درست نہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انتہا پسند یا فرقہ وارانہ تنظیم ہے۔ مغرب کو یکطرفہ پروپیگنڈا کرنا کسی طور پر زیب نہیں دیتا۔

مفتی محمد جمیل خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مغرب اور امریکہ میں قادیانی گروہ جھوٹی شکایات کے ذریعہ مسلم علماء پر پابندی لگوانا چاہتا ہے۔ قادیانی‘ پاکستان اور مسلمانوں کو بدنام کرکے اسلام کو ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی یہ سازشیں ناکام ہوں گی۔ کانفرنس کے شرکاء سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی‘ صاحبزادہ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

سعید احمد مولانا عبدالعزیز لاشاری' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا فقیر اللہ' مولانا غلام مصطفیٰ' صاحبزادہ نجیب احمد' مولانا بشیر احمد' مولانا عبدالمجید فاضل دیوبند نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں پاکستان بھر کے مختلف شہروں سے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

کانفرنس کے انعقاد میں جن دیگر علمائے کرام کا تعاون شامل حال رہا ان میں مولانا بشیر احمد' مولانا خدا بخش شجاع آبادی' مولانا احمد بخش' مولانا اسحاق ساقی' مولانا یعقوب چنیوٹی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا غلام مصطفیٰ' حافظ ثاقب' قاری یوسف عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا راشد مدنی' مولانا محمد مکی' مولانا عبدالعزیز لاشاری' مولانا نذر عثمانی' قاضی احسان احمد' مولانا امام الدین' محمد عارف ندیم' مولانا خان محمد' مولانا عبدالحکیم نعمانی' مولانا محمد قاسم' مولانا غلام حسین' مولانا عبدالرزاق' مولانا محمد حسین' مولانا محمد طیب فاروقی' مولانا محمد اختر حسین' مولانا خالد میر' مولانا محمود الحسن' بھی شامل تھے۔

چناب نگر (رپورٹ...... مفتی محمد جمیل خان) متحدہ مجلس عمل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی' جمعیت علمائے اسلام کے امیر اور متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن اور رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالغفور حیدری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سازی کے اہم مراحل میں شرکت کی وجہ سے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت سے محرومی پر بہت افسوس ہے لیکن ذہنی طور پر اپنے آپ کو کانفرنس میں محسوس کرتے ہوئے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ متحدہ مجلس عمل اگر حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی تو پاکستان کو اپنے اساسی مقصد کی طرف لے جاتے ہوئے اسلام کا گہوارہ بنانے کیلئے فوری طور پر نفاذ شریعت کا عمل مکمل کرے گی اور ہر صورت میں اس ملک کو سیکولر بنانے کی سازشوں کو ناکام بنائے گی۔ اسی کے ساتھ اسلام سے متعلق ترامیم' قادیانیت سے متعلق ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو مزید مؤثر بنانے کیلئے قانون سازی کے عمل کو مکمل کرے گی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ متحدہ مجلس عمل تعاون جاری رکھے گی۔

قراردادیں منظور شدہ

اکیسویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

۱:...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی ارتدادی اور خلاف اسلام تبلیغی سرگرمیوں کو آئین پاکستان کے تحت بند کرے اور آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو عملی طور پر مؤثر بناتے ہوئے قادیانیوں کو مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے' اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور ''خلیفہ'' اور ''اہل بیت'' کے الفاظ استعمال کرنے سے روکے۔

۲:...... یہ اجتماع امریکہ کی جانب سے مذہبی امتیاز کے سلسلے میں جاری ہونے والی رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں کسی بھی غیر مسلم اقلیت سے زیادہ حقوق حاصل ہیں اور پاکستان کے کسی علاقہ میں ان پر کوئی پابندی نہیں بلکہ بہت ساری جگہیں ایسی ہیں جہاں قادیانی ظلم وستم کے ذریعہ زبردستی مسلمانوں کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت امریکہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پاکستان کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دے اور جھوٹی رپورٹوں کی بنیاد پر قادیانیوں کی بے جا حمایت نہ کرے۔

۳:...... یہ اجلاس متحدہ مجلس عمل کے نمائندوں کی کامیابی کو عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت اور سربلندی تصور کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کے قائدین مولانا فضل الرحمٰن' قاضی حسین احمد' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا سمیع الحق' مولانا عبدالغفور حیدری' پروفیسر ساجد میر کو مبارکباد دیتے ہوئے توقع کرتا ہے کہ متحدہ مجلس عمل عقیدۂ

ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت کی عظمت کیلئے قانون سازی کو مزید مؤثر بنائے گی۔

۴:...... یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں فوری طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کی روشنی میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے' سودی نظام کو ملکی سطح پر ختم کر کے غیر سودی نظام رائج کیا جائے' اتوار کی چھٹی ختم کر کے جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے اور مخلوط تعلیم ختم کر کے غیر مخلوط تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں۔

۵:...... یہ اجلاس کراچی سے شیخ سکندر حسین نامی شخص کی کتاب ''سیرۃ معصومین'' میں توہین رسالت پر مبنی مواد کی اشاعت کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور مصنف کو گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے اور فرقہ واریت پھیلانے کی اس سازش کو فوری طور پر بے نقاب کیا جائے۔ یہ اجلاس اسکردو کی نوربخشی جماعت کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

۶:...... یہ اجلاس امریکی پادری جیری فال ویل کی جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نازیبا الفاظ کے استعمال کی مذمت کرتے ہوئے اس کی معافی کے الفاظ کو مسترد کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس پادری کو سزا دی جائے۔

۷:...... یہ اجلاس امریکہ اور یورپ کے میڈیا کی جانب سے اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مذموم پروپیگنڈا مہم کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ اور یورپی ممالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے خلاف قوانین بنائیں تاکہ مسلمانوں کو دل آزاری سے بچایا جاسکے۔

۸:...... یہ اجلاس فلسطین' کشمیر' افغانستان' چیچنیا اور دیگر علاقوں کے مظلوم مسلمانوں کی تحریک آزادی کی حمایت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان ممالک کو آزادی دلائے اور مسلمانوں پر ظلم وستم بند کرائے۔

۹:...... یہ اجلاس یوسف کذاب کو جہنم رسید کرنے والے مجاہد قیدی پر سرکاری اہلکاروں اور ایجنسیوں کے افراد کے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کا مقدمہ کھلی عدالت میں چلایا جائے اور فوری طور پر اس پر مظالم کا سلسلہ بند کرایا جائے۔

۱۰:...... یہ اجلاس مولانا محمد اکرم طوفانی پر برطانیہ کی جانب سے پابندی کے حکمنامہ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر یہ پابندی ختم کی جائے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرنے کی اجازت دی جائے۔

۱۱:...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے ڈرگ انسپکٹر اعجاز احمد قادیانی کو خلاف اسلام سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے برطرف کیا جائے۔

مبلغین حضرات سے

خصوصی درخواست

۱۰/شوال ۱۴۲۳ھ سے ۱۰/محرم الحرام ۱۴۲۴ھ تک رد قادیانیت پر سہ ماہی کلاس دفتر مرکزیہ میں منعقد کی جارہی ہے۔ آپ اپنے حلقہ کے فارغ التحصیل خواہش مند علماً کرام کو اس میں شمولیت کے لئے آمادہ کر کے درخواستیں بھجوائیں۔ یہ ضروری ہے۔

واجرکم علی اللہ

دعاگو: (مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' ملتان

اصلاح اور استفادہ سے کوئی مستغنی نہیں

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے یہ تقریر مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ الٰہ آباد میں ان کی وفات کے بعد فرمائی' جو نومبر ۱۹۷۶ء میں ''معرفت حق نما'' میں شائع ہوئی تھی' تقریر کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر ہم اس کو ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔

الحمدلله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالمرسلین محمد بن عبدالله الامین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

حضرات! جن لوگوں کو کسی مدرسہ میں پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے یا وہ کسی بزرگ کی خدمت میں استفادہ اور تربیت کے لئے حاضر ہوئے ہیں' ان کو اس کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ زمانہ خواہ کتنا ہی گزر جائے' اس طالب علم کے لئے اپنے مدرسہ میں کھڑے ہوکر کچھ بیان کرنا یا اس جگہ جہاں وہ استفادہ کے لئے ہوا کرتا تھا' کچھ عرض کرنا کتنا مشکل کام ہے۔

میری مثال بالکل ایسی ہی ہے' اس لئے کہ میں ہمیشہ اپنے بزرگوں کی خدمت میں اور خصوصاً اس آخری دور میں حضرت مولانا (شاہ وصی اللہ صاحبؒ) کی خدمت میں محض اس لئے آتا تھا کہ کوئی ایسی بات سننے میں آئے جس سے دل میں کچھ کیفیت پیدا ہو' یقین میں اضافہ ہو اور ایمانی حلاوت نصیب ہو اور رسم وصورت میں حقیقت پیدا ہو۔

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ کچھ لکھ پڑھ جاتے ہیں یا ان کو کچھ تصنیف وتالیف کا اتفاق ہوتا ہے اور ان کی طرف کچھ نگاہیں اٹھنے لگتی ہیں کہ ہم بھی کچھ جانتے بوجھتے ہیں تو پھر اب ان کو کچھ سننے کی اور کہیں جانے کی اور کسی سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں' تو ان کا یہ خیال بالکل صحیح نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دور میں بھی اور کسی عمر میں بھی' گمنامی اور شہرت کی حالت میں بھی استفادہ سے بلکہ اصلاح سے مستغنی نہیں ہوتا' ہمہ شما کا تو خیر ذکر کیا ہے؟ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی صحبت حاصل تھی جس کو کیمیا اثر کہنا بھی حقیقت میں اس کی کچھ تعریف نہ ہوگی' بس یوں سمجھئے کہ ایسی پاک صحبت جس کے بعد کسی صحبت کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا' اور کوئی صحبت

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

اس سے بڑھ کر موثر نہیں ہوسکتی مگر پھر بھی صحابہ کرامؓ کو آپ کے بعد ہمیشہ اس بات کی فکر وطلب رہتی تھی کہ اپنے ایمان میں اضافہ کریں اور ہمارے قلوب میں وہی سوز وگداز اور وہی کیفیات پیدا ہوں جو صحبت نبویؐ میں حاصل ہوا کرتی تھیں یا کم از کم اس کا اثر یا عکس ہی نصیب ہوجائے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ایک جلیل القدر صحابی کا یہ قول امام بخاری نے نقل کیا ہے: "اجلس بنانؤمن ساعة" آؤ بھائی تھوڑی دیر بیٹھ کر ذرا ایمان کی باتیں کرلیں' اور ایمان کا مزہ اٹھالیں۔ ایمان کے جھونکے آئیں اور ہم اس سے لطف اندوز ہوں' اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی' تو بعد والے کیونکر اس سے مستغنی ہوسکتے ہیں' بلکہ واقعہ یہ ہے اور جن لوگوں کو تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ کہنے سننے سے آدمی کے قلب میں ضرور ایک بے کیفی سی پیدا ہوجاتی ہے' اور اس میں کہنا سننے سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے' سننے سے اتنی بے کیفی قلب میں نہیں پیدا ہوتی ہے' جتنی کہنے سے ہوتی ہے' اس لئے ایسے لوگوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ کبھی سامع ہوں' قائل نہ ہوں اور کبھی صرف مستفید ہوں' مفید نہ ہوں اور کبھی مخاطب ہوں' مخاطب نہ ہوں اور ہمہ تن گوش ہوکر کسی اللہ والے کی باتیں سنیں تاکہ قلب میں ایسا کیف پیدا ہو جس سے قلب کی زندگی ہے۔

غرض جن لوگوں کو ذرا بھی تجربہ ہے اور ان کے قلوب مردہ نہیں ہوچکے ہیں' وہ خود جانتے ہیں کہ ان کو دوسروں سے ہزار درجہ زیادہ اپنے ایمان کو تازہ کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ والوں کی بات ادب و تعظیم کے ساتھ سننے کی ضرورت ہے اگر وہ سمجھیں کہ ہم مستغنی ہیں یا ہم بھرے ہوئے ہیں' تو ان سے زیادہ

محروم و بدقسمت کوئی نہیں' بزرگان دین نے اس کی ایسی مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر کوئی فقیر اس طرح صدا لگائے کہ یوں تو میرے پاس سب کچھ ہے ہمارا کشکول بھی بھرا ہوا ہے پھر بھی صدا لگاتا ہوں تو بڑے سے بڑے سخی کے اندر بھی سخاوت کا جذبہ نہیں پیدا ہوگا۔ اس کے لئے تو اسباب کی ضرورت ہے کہ اپنے کو محتاج ظاہر کیا جائے' یہی حال اب یہاں بھی ہونا چاہئے (یعنی اللہ والوں کے یہاں) ان حضرات کے یہاں اس طرح سے حاضر ہونا چاہئے کہ ہم بالکل خالی ہیں' مفلس و محتاج بن کر آپ کی خدمت میں کچھ لینے کے لئے آئے ہیں:

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما
آفریں بردست و بربازوئے تو

واقعہ یہ ہے کہ تھوڑے وقفہ کے بعد مجھے اس کی ضرورت محسوس ہوتی تھی کہ میں ایسے حضرات کی خدمت میں حاضری دوں' اور پھر ایسے دور میں اور ہمارے جوار میں حضرت مولانا وصی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ شفقت کرنے والا میری نظر میں کوئی نہیں تھا اور مناسبت کی بات تو بالکل غیر اختیاری ہے' اس کے لئے کوئی معلوم اور متعین اصول نہیں ہیں' کیوں ہوتی ہے؟ کب ہوتی ہے؟ کیسے ہوتی ہے؟ اس کے اصول تو کسی بڑے سے بڑے حکیم نے بھی نہیں بتائے تو مناسبت منجانب اللہ ایک چیز ہے بہرحال حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحبؒ کی صحبت سے مجھے فائدہ ہوتا تھا۔ حضرتؒ کی شفقتوں سے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں' وہ تو ہمارے دوستوں کو اور یہاں کے حاضر باش بزرگوں کو یاد ہوں گی' باقی سب سے بڑا فائدہ یہاں کی حاضری میں مجھے یہ ہوتا تھا (جس کی شاید آپ حضرات توقع نہ کریں گے) وہ یہ کہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم یہاں بالکل عامی ہیں اور گنوار ہیں' ہمیں ان چیزوں کی ہوا بھی نہیں لگی' اور یہ کہ دین کی حقیقت ان ہی حضرات کے یہاں آ کر معلوم ہوتی ہے' اگر کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس اصولی اور کلی فائدے کے تو سب سے بڑا فائدہ یہی تھا کہ کہیں تو آدمی کو یہ معلوم ہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا' کہیں تو آدمی کو معلوم ہو کہ وہ محتاج ہے' تو سب سے بڑی چوٹ جو یہاں آ کر دماغ پر لگتی' وہ یہ کہ ہم تو بالکل عامی اور جاہل ہیں' ہمیں تو صرف نقوش آتے ہیں' باقی دین کی حقیقت سے ہم بہت دور نظر آتے ہیں' اسی کو علامہ اقبال نے کسی کے متعلق کہا ہے:

سر دیں مارا خبر او را نظر
او درون خانہ ما بیرون در

یعنی ہمارے لئے دین کی حقیقت سنی سنائی چیز ہے اور ان کے لئے جانچی پرکھی' دیکھی بھالی اور چکھی ہوئی چیز ہے' وہ گھر کے اندر ہیں اور ہم گھر سے باہر غرض بزرگان دین کے یہاں جا کر آدمی کی سمجھ میں یہ بات آجاتی ہے' خاص کر پڑھے لکھے لوگوں کی سمجھ میں کہ ہمیں اپنی صورت میں حقیقت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے قالب میں روح پیدا کرنے کی حاجت ہے' یہ سب سے بڑا فائدہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے رجوع کیا تو ان کے بہت سے عالی معتقدین کو ناگوار ہوا اور سید صاحبؒ سے احتجاج کیا کہ ہماری جماعت کی ایک طرح کی سبکی ہوئی کہ ہم نے تو آپ کو بڑا بنایا تھا' گویا آپ شیخ الکل تھے اور ہر چیز میں آپ امام کا درجہ رکھتے تھے' اور آپ نے دوسرے کا دامن پکڑ لیا' تو اس سے ہماری خفت ہوئی' اس پر ایک دن سید صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ عجیب لوگ ہیں' ایک طرف تو میرے معتقد بنتے ہیں' دوسری طرف مجھ ہی پر اعتماد نہیں کرتے یعنی میں اپنا فائدہ سمجھ کر وہاں گیا تو ان کو اس سے اختلاف ہے' گویا میرے استاد بن کر مجھے مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کہاں چلے گئے؟ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ میں ان سے پوچھ کر وہاں جاتا' میں تو اپنا فائدہ اس میں دیکھتا ہوں اور آپ کی خاطر وہاں نہ جاؤں' گویا اس دولت سے محروم رہوں۔

ان حضرات کے پاس جو باتیں ملتی ہیں وہ صرف نکتے اور موشگافیاں نہیں ہیں' وہ تو ذہانت کا نتیجہ ہیں' درحقیقت ذہانت کے چار درجے ہیں اور جو ذہانت کا آخری درجہ ہے وہ روح کی ذہانت ہے۔ یہ روح کی ذہانت ایسی لطیف ہے کہ اس کا بیان الفاظ میں مشکل ہے' جہاں سرحدیں ختم ہوتی ہیں' دماغ کی ذہانت کی (جس سے پہلے زبان کی ذہانت کا درجہ تھا)

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی ہم جب آتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ فرما رہے ہیں وہ حقیقت ہے اور ان کے یہاں لب لباب ہے' یہ نہیں کہ ایک چیز کو خوب پھیلا کر بیان کیا جارہا ہے' یہ چیز تو ہم کو دوسری جگہ نہیں ملتی' ہمارے یہاں کتب خانے ہیں اور دوسرے ذرائع ہیں جن سے ہم کسی بھی مضمون کو پھیلا سکتے ہیں' لیکن ان حضرات کے یہاں جو حقائق ہیں ان کی نوعیت ہی کچھ اور ہے۔

وہاں سے قلب کی ذہانت شروع ہوتی ہے۔اور جہاں قلب کی ذہانت کی سرحد ختم ہوتی ہے وہاں سے روح کی ذہانت کی سرحد شروع ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ان مخلص اور مقبول بندوں کو حاصل ہوتی ہے جن سے اللہ تعالیٰ تربیت کا کام لیتے ہیں' اس میں سامنے ہونا نہ ہونا' مسافت کا قرب و بعد' معرفت و عدم معرفت سب برابر ہے' کوئی چیز اس کے لئے شرط نہیں' ان حضرات کی روح اتنی براق' اتنی سریع الادراک ہوتی ہے' کہ بلا کسی شرط کے خیر و شر کی تمیز ان کو حاصل ہوجاتی ہے' خصوصی طور پر ان حضرات کے یہاں جو چیز مجھے محسوس ہوتی ہے وہ یہی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بہت بڑا فضل ہے کہ بغیر کسی وجہ کے جس کی وجہ مجھے خود نہیں معلوم' اللہ تعالیٰ نے ایسے بندوں کے پاس مجھے پہنچا دیا۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں ہم نے روح کی ذہانت کے کھلے نمونے دیکھے اور پھر حضرت (شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں) میں نے ان دونوں بزرگوں میں بہت زیادہ مشابہت دیکھی' اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بزرگوں سے الگ الگ کام لیا' ذوق بھی دونوں کا الگ الگ تھا لیکن بہت سی چیزوں میں مشارکت تھی' خصوصاً قلب کی ذہانت اور روح کی ذہانت میں۔

بہرکیف میں ان حضرات کے یہاں اس لئے آیا کرتا تھا کہ کبھی تو اس پر رعونت اور فریب خوردہ کو یہ محسوس ہو کہ وہ کچھ نہیں ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر آدمی کے لئے کوئی چیز خطرناک نہیں ہے کہ اس کو کبھی یہ محسوس نہ ہو کہ کوئی کوچہ ایسا بھی ہے کہ جس سے وہ واقف نہیں اور خاص طور سے دین کے متعلق اگر یہ ذہن میں آجائے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہے اور اب مجھے کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں' تو اس سے زیادہ خطرناک کوئی چیز نہیں ہے' ایسا آدمی جو بھی دعویٰ کردے بعید نہیں ہے' اور اسی طرح کے لوگوں نے دعویٰ کیا بھی ہے' ان لوگوں نے دعویٰ نہیں کیا جو پہاڑ کے نیچے کھڑے تھے کہ جب سر اٹھاتے تو دیکھتے کہ آسمان بھی بہت اونچا ہے' بلکہ جو لوگ سمجھے کہ ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے ہیں انہوں نے دعویٰ کیا ہے' انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز محافظ نہیں' اور اس پر یہ بڑا فضل ہے کہ اس کو یہ معلوم ہو کہ دین کی ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں جا کر دین کی وہ باتیں سننے یا دیکھنے میں آسکتی ہیں جس سے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ ہمارا میدان نہیں اور یہاں ہمارا گزر نہیں۔

کوئی شخص اگر ایسا ہو کہ بولنے پر آئے تو بولتا جائے' اور لکھنے پر آجائے تو لکھتا جائے اور دنیا بھر کے لوگ مل کر اس کی تعریف کرنے لگیں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ ''سر دین'' جس کو علامہ اقبالؒ نے کہا ہے' اس کو کرنے کی ضرورت ہے اور وہ اللہ کے ان خاص بندوں ہی کے پاس ہوتا ہے' یہی چیز تھی جس کی وجہ سے حضرت ملا نظام الدین بانی درس نظامیہ نے سید عبدالرزاق بانسویؒ کا دامن پکڑا جو بالکل ہمارے بارہ بنکی اور لکھنؤ کے دیہات کی بولی بولتے تھے جیسے آوت ہے' جاوت ہے (یعنی آتا ہے جاتا ہے) یہ تو ان کی زبان تھی مگر ملا نظام الدینؒ کا حال یہ ہے کہ مناقب رزاقیہ میں دیکھتے چلے جایئے تو معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو ان کے سامنے بالکل ہیچ سمجھ رہے ہیں' اور آپ ہر دور میں اس کی مثال دیکھیں گے' تیرھویں صدی میں مولانا عبدالحئی صاحبؒ جن کو شاہ عبدالعزیز صاحبؒ خود شیخ الاسلام کا لقب دیتے ہیں اور مولانا اسمٰعیل شہیدؒ جن کو (شاہ صاحبؒ) حجۃ الاسلام کے لقب سے یاد کرتے ہیں' چنانچہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام مولانا عبدالحئی اور حجۃ الاسلام مولانا اسمٰعیل شہیدؒ اگرچہ یہ دونوں میرے عزیز ہیں اور مجھ سے چھوٹے ہیں' مگر اظہار حق واجب ہے اس لئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو وہ مقام عنایت فرمایا ہے کہ جو کمتر کسی کو حاصل ہے' نیز فرماتے ہیں کہ ان کو مجھ سے کم نہ سمجھو' تو ان لوگوں کو دیکھئے کہ سید احمد شہیدؒ سے رجوع ہوئے جو کہ امی تو نہیں تھے مگر محض فارسی داں تھے اور ان کا یہ حال تھا کہ مشکوٰۃ کا مطالعہ کرتے تھے اور جو کوئی پاس سے گزرتا اس سے پوچھتے ارے بھائی! اس لفظ کے کیا معنی ہیں؟ ذرا بتاتے جایئے' ان کا یہ علم تھا اور مولانا عبدالحئیؒ سے تو انہوں نے پڑھا بھی تھا' اس کے باوجود ان دونوں حضرات نے سید صاحب کی رکاب جو تھامی ہے تو مرتے دم تک نہیں چھوڑی' جب کوئی پوچھتا کہ آپ لوگوں نے سید صاحبؒ میں کیا بات دیکھی جس کی وجہ سے ان کی طرف رجوع کیا؟ حالانکہ وہ علم میں بھی آپ کے مقابل میں کوئی مقام نہیں رکھتے تو فرماتے: بھائی ہم کو نماز پڑھنی بھی نہ آتی تھی' انہوں نے نماز پڑھنا سکھایا' روزہ رکھنا نہ آتا تھا' انہوں نے روزہ رکھنا سکھایا' نیز فرمایا کہ میں یہ عرض کررہا تھا کہ جیسی اور بہت سی چیزیں ہیں' یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی جگہ ایسی ہو جہاں پڑھے لکھوں کو بھی جا کر معلوم ہو کہ میں کچھ نہیں ہوں' اگر خدانخواستہ ایسی جگہیں ختم ہوگئیں اور ایسے اللہ کے بندے نہ رہے' اگر صرف مدعیان علم رہ گئے اور ہم جیسے لوگ رہ گئے جن کے متعلق لوگ معلوم نہیں کیا کیا سمجھتے ہیں تو یہ بڑے خطرے کی بات ہے:

''عالم نشود ویراں تا میکدہ آباد است''

اللہ کا بہت بڑا فضل ہے کہ کچھ ایسے حضرات

موجود ہیں جہاں نہ کسی خوش بیانی کی ضرورت ہے اور نہ کسی بڑے وسیع مطالعہ کی حاجت' یہ سب چیزیں تو ہر جگہ موجود ہیں۔

میں تو کہا بھی کرتا ہوں اور اس میں تنہا نہیں ہوں کہ آج کل کے علماً کے وعظ میں میرا جی نہیں لگتا' جلسے کی تحقیر اور علماً کی تنقیص نہیں کرتا اور اس کے فائدہ کا بھی انکار نہیں' لیکن خدا جانے کیا بات ہے' اس کو بیاری ہی سمجھ لیجئے کہ میرا جی نہیں لگتا' ہمارا جی تو بس ایسے وعظ میں لگتا ہے' جس میں خالص اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات پرانے انداز سے کہی جائے اور جنت اور دوزخ کا تذکرہ کیا جائے' چنانچہ جب یہ حضرات تقریر کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ یہ کتابی علم ہے' نہ کتابوں کی باتیں ہیں' بلکہ یہ علمی باتیں ہیں' سیدھی سادی دین کی باتیں اور ایسے انداز سے کہی جاتی ہیں کہ ہم کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی ہم جب آتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ فرما رہے ہیں وہ حقیقت ہے اور ان کے یہاں لُب لُباب ہے' یہ نہیں کہ ایک چیز کو خوب پھیلا کر بیان کیا جا رہا ہے' یہ چیز تو ہم کو دوسری جگہ نہیں ملتی' ہمارے یہاں کتب خانے ہیں اور دوسرے ذرائع ہیں جن سے ہم کسی بھی مضمون کو پھیلا سکتے ہیں' لیکن ان حضرات کے یہاں جو حقائق ہیں ان کی نوعیت ہی کچھ اور ہے۔

میں اور جگہوں پر گیا وہاں یہ چیز محسوس نہ ہوئی جو حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحبؒ کی خدمت میں آ کر محسوس ہوئی۔ اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ بزرگوں کے یہاں کوئی بنیادیں' کوئی نیا علم' کوئی نئی تحقیق' کوئی نیا انکشاف نہیں ہے۔ اس بارے میں بھی لوگ بہت غلط فہمی میں ہیں' معلوم نہیں کیا سمجھتے ہیں کہ بزرگان دین کے یہاں جا کر کیسے کیسے دین کے اسرار و نکات اور عجیب عجیب تحقیقات سننے میں آئیں گی' تو یہ بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ محی الدین ابن عربیؒ کے یہاں' مجدد الف ثانیؒ اور شیخ مخدوم یحییٰ منیریؒ کے یہاں تو ایسے ایسے نکات ہیں کہ بڑے بڑے فلسفی ان کے سننے کے بعد کان پکڑ لیں اور سمجھیں کہ ہمیں تو علم کی ہوا بھی نہیں لگی' لیکن ان حضرات کے یہاں سے جو چیز لینے کی ہے وہ یہ کہ صورت اور رسم میں حقیقت پیدا کی جائے' اور میں تو سمجھتا ہوں کہ یہی خلاصہ بھی ہے تصوف کا' جس کا مطلب گویا بس اس کے سوا کچھ نہیں کہ نماز تو پڑھتے ہیں' صحیح نماز پڑھنے لگیں اور دین کے سارے شعبوں میں حقیقت نہیں تھی' نیت صحیح نہیں تھی' اخلاص صحیح نہیں تھا' حقیقت پیدا ہو جائے اور نیت درست ہو جائے اور اللہ کی رضا کے لئے ہم اس کام کو کرنے لگیں' اور شریعت کے احکام کی تلاش اور ان کا اہتمام پیدا ہو جائے' نیز ان کا ادب و احترام پیدا ہو جائے' احکام شریعہ کا اہتمام اور انتظام یہ دونوں ہی چیزیں ضروری ہیں' بس یہ ہے کہ تل اوٹ پہاڑ' جس کے بارے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ تصوف پتہ نہیں کیا چیز ہے؟ اور تصوف کی حقیقت جو میں بیان کر رہا ہوں اس میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔

حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحبؒ کی تصنیف "نسبت صوفیہ" اس سلسلہ کی بہترین چیز ہے' میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا' پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ دوسری زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ کیا جائے اور علماً خاص طور پر اس کو پڑھیں کیونکہ تصوف کی اصطلاح نے ہی اس پر پردہ ڈال دیا ہے۔ لہٰذا بجائے تصوف کے جیسا کہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحبؒ کا معمول تھا اس کو "نسبت احسان" یا حقیقت سے تعبیر کیا جائے' اگر سب حضرات مل کر اس بات کو قبول کر لیں اور گو یہ کام مشکل ہے لیکن اگر ہو جائے تو کیا خوب ہے کہ منکرین تصوف سے ہمارا آدھا اختلاف تو اسی سے ختم ہو جائے گا۔

نیز فرمایا کہ تصوف کا لب لباب اور خلاصہ یہی ہے کہ جو کچھ ہم صبح سے شام تک کرتے رہتے ہیں' بغیر کسی نیت کے اور بغیر کسی احتساب کے' وہ ہم احتساب اور نیت کے ساتھ کرنے لگیں' ہمارے اندر اصلیت پیدا ہو جائے' نیز اس کی اہمیت پیدا ہو جائے' گویا نمک ہے مگر اس میں نمکینی نہیں ہے' شکر ہے مگر اس میں مٹھاس نہیں ہے' مٹھاس پیدا ہو جائے' پانی ہے مگر اس میں برودت اور تسلی دینے اور پیاس بجھانے کی صلاحیت نہیں' وہ ایسا ہو جائے کہ اس سے ہمارا حلق تر ہو رہا ہو' ہمارے جسم کا ایک ایک عضو تر ہو رہا ہو' اور ہماری زبان سے اللہ کا شکر ادا ہو' ہمارے اور پانی کے درمیان جو رشتہ ہے حقیقت میں وہ ٹوٹ گیا ہے' پانی بھی موجود ہے اور ہم بھی ہیں لیکن پانی سے جو فائدہ ہم کو پہنچنا چاہیے وہ نہیں پہنچ رہا ہے' اس میں پانی کا نقص کم اور ہمارا نقص زیادہ ہے' بس یوں سمجھ لیجئے کہ ہمارے اور اس کے درمیان پل ٹوٹ گیا ہے' پل تعمیر کر لیجئے تاکہ پانی اپنا کام کرنے لگے۔ اللہ کی نعمتیں بٹ رہی ہیں' اللہ کی دنیا بالکل اسی طریقے سے ہے جیسی تھی لیکن اس سے استفادہ کے جو وسائل تھے وہ کمزور ہو گئے ہیں۔ بقول اکبر الہ آبادی مرحوم:

اللہ کی راہ اب تک ہے کھلی آثار و نشاں سب قائم ہیں
اللہ کے بندوں نے لیکن اس راہ پر چلنا چھوڑ دیا

یہی حال دین کی نعمتوں کا ہے' قرآن وہی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وہی' احکام

شرعیہ سب وہی اور ان پر اللہ کے جو وعدے ہیں سب برحق لیکن ہمارے اور ان کے درمیان جو رشتہ ہونا چاہئے تھا اعتقاد کا' یقین کا' بھروسے کا اور شوق کا وہ ٹوٹ چکا ہے' اسی کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے' بس یہی چیز ان حضرات سے لینے کی ضرورت ہے اور اسی کے وہ امام تھے۔ ان کی تحریریں اور ان کے ملفوظات اور ارشادات اب بھی موجود ہیں اور ان میں وہی تاثیر ہے' مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ نے جو گرامی نامہ میرے نام تحریر فرمایا تھا' اس میں خواجہ محمد معصومؒ کی ایک عبارت بھی نقل فرمائی تھی جس میں "ففروا الی اللہ" تحریر تھا' میں نے جب حضرتؒ کا وہ خط پڑھا تو مجھ پر کئی دن تک اس کا اثر رہا۔ خواجہ محمد معصومؒ کا مضمون بالکل ایسا معلوم ہوا کہ ایک زندہ چیز ہے اور ابھی کسی اللہ کے بندے نے لکھا ہے' ایک تو حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی تحریر پھر حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ کا اس کو نقل کرنا' ان دونوں باتوں کے امتزاج سے اس میں اثر ہی دوسرا تھا۔

خدا کا شکر ہے "جائے بزرگاں بجائے بزرگاں" آج حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ تو نہیں ہیں مگر حضرت کے جو معمولات تھے اور ان کی اصلاح و تربیت کا جو طریقہ تھا وہ آپ حضرات نے اللہ کے فضل اور اس کی توفیق سے جاری رکھا ہے اور حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ کی یہ مقبولیت اور خصوصیت ہے ورنہ بہت سی جگہ دیکھا کہ جب وہ بزرگ اٹھ گئے تو سب چیزیں ختم ہو گئیں اور وہ جگہ خالی ہو گئی۔ سوا اس کے کہ جا کر زیارت کر لیجئے' کوئی پیغام وہاں سے نہیں ملتا اور دل کی دوا وہاں نہیں ملتی' بزرگوں نے اسی موقع کے لئے یہ مصرعہ پڑھا ہے:

"وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے"

چنانچہ جہاں جائیے یہی نظر آتا ہے کہ جن کی دکان تھی وہ واقعی بڑھا گئے' لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہاں کے لوگوں نے حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ کے کام کو جاری رکھا' رسالے کے ذریعہ' مجلسوں کے ذریعہ' خطوط کے ذریعہ اور حضرت شاہ وصی اللہؒ کے جو افادے کے طریقے تھے اس کے ذریعہ ان چیزوں کو باقی رکھا' بیشک دین زندہ ہے اور اللہ کی تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ اس کا انتظام رہے گا کہ حقیقی دین باقی رہے' اور وہ زندہ انسانوں کے ذریعہ سے زندہ رہے گا۔

لہٰذا اب اس کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تحقیقات اور ملفوظات کے ساتھ ساتھ ان کے سلسلے اور ان کے خاندان اور ان کے دوستوں کو اس کی توفیق دیتا رہے کہ وہ اس کام کو جاری رکھیں اور خود ان سے بھی دوسروں کو وہی پیغام ملتا رہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے اور یہ فیض جاری رہے۔

یہ شہر تو ہمیشہ سے مرکز رہا ہے' اور یہاں کیسے کیسے اللہ کے بندے پیدا ہوئے ہیں اور آخر میں حضرت شاہ وصی اللہؒ نے بھی اس جگہ کا انتخاب فرمایا اور وہ چیز زندہ ہو گئی:

ہنوز آں ابر رحمت درفشاں است
خم و خمخانہ بہ مہر و نشاں است

الحمدللہ! کہ ابھی خم و خمخانہ مہر و نشاں کے ساتھ باقی ہے' خدا کا شکر ہے کہ حضرت شاہ وصی اللہؒ کے بعد اتنے دن گزر جانے کے باوجود بھی الحمدللہ جگہ خالی نہیں ہے اور یہاں سے وہی پیغام ملتا ہے اور وہی بات کہی جاتی ہے:

"اللہ رکھے آباد آں ساقی تیرا میخانہ"

☆☆..................☆☆

رسول عربی ﷺ

علامہ سید سلیمان ندویؒ

آدمؑ کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے
مکی' مدنی' ہاشمی' و مطلبی ہے
پاکیزہ تراز عرش و سما جنت و فردوس
آرام گہہ پاک رسول عربیؐ ہے
آہستہ قدم نیچی نگہہ پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربیؐ ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یاں جنبش لب بے ادبی ہے
کیا شان ہے اللہ رے محبوب نبی کی
محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے
بجھ جائے ترے چھینٹوں سے اے ابرکرم آج
جو آگ مرے سینہ میں مدت سے دبی ہے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

ہماری غفلت کی انتہا

مولانا محمد احمد پرتاب گڑھیؒ

آج کل ہم لوگوں کی عجیب حالت ہوگئی ہے' ہم نے اپنے اسلاف کی اور صحابہ کرامؓ کی سیرت کو بالکل بھلا دیا ہے' اور ہم اس قدر غافل ہوگئے ہیں کہ ہم میں ان کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی ہے' نہ ہمارے اندر وہ ایمانی جذبہ ہے نہ ہمارے ایمان میں وہ قوت ہے' نہ اللہ و رسول کی وہ محبت و عظمت ہے جو صحابہ کرامؓ میں تھی' ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے قلوب اللہ تعالیٰ کی عظمت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں' اسی طرح ہمارے اندر نہ آخرت کا یقین ہے' نہ اللہ کے کلام کی عظمت ہے' نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کی اور نہ آپؐ کے ارشادات کی اہمیت ہے' پھر اس کا جو نتیجہ ہوگا وہ ظاہر ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ لوگوں کے قلوب مردہ ہو چکے تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک محبت سے' اللہ تعالیٰ کی کتاب مقدس سے مردہ دل زندہ ہوگئے' آپ کو معلوم ہے کہ دل کی موت اور اس کی حیات کیا چیز ہے؟ اللہ کی یاد سے جو دل غافل ہے' اللہ کے ذکر سے جو دل خالی ہے' وہ دل مردہ ہے' مشکوٰۃ شریف میں حدیث آتی ہے:

"ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال اس آدمی کی جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے اور اس آدمی کی جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا بلکہ بھولا ہوا ہے' زندہ اور مردہ کی سی ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا' اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے والا' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والا' اللہ تعالیٰ کا نام رٹنے والا زندہ ہے' اور اس کا دل زندہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کو بھول جانے والا' اس کی بندگی سے جی چرانے والا' اس کی یاد سے غافل رہنے والا مردہ ہے' اس کا دل بھی مردہ ہے۔

حقیقت میں دنیا کی زندگی فانی اور مٹ جانے والی ہے اور دنیا کی بہار چند روزہ ہے جس پر ہم قربان ہو رہے ہیں' اللہ کے بندو! اس دنیا سے دل مت لگاؤ اور آخرت کی طرف قدم بڑھاؤ' آخرت باقی رہنے والی ہے' وہاں کی راحت جاودانی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی طرف بلانے کے لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا' اور اپنے اپنے زمانہ میں تمام پیغمبروں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور دین کی تبلیغ فرمائی اور اس میں انہوں نے طرح طرح کے مصائب برداشت کئے' تکلیفیں جھیلیں' آخر زمانہ میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہوگیا' آپؐ خاتم النبیین ہیں' آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا' اس لئے تا قیامت اب آپؐ ہی کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔

قرآن پاک خدا تعالیٰ کی آخری کتاب ہے' تورات' زبور' انجیل اور صحف موسیٰ' سب کو اللہ تعالیٰ نے منسوخ فرما دیا ہے' اس لئے اب اگر نجات و فلاح ہوگی تو اسی کتاب پر عمل کرنے اور اسی کا اتباع کرنے سے ہوگی۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے گا وہ ضلالت اور گمراہی کا طریقہ ہوگا۔ ہدایت تو بس اسی میں منحصر ہے۔

اے محبت کا دعویٰ کرنے والو! کان کھول کر سنو! اور اگر اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس معیار پر آؤ اور تم بھی دکھاؤ کہ تم کو اللہ و رسولؐ سے کتنی محبت ہے' صحابہ کرامؓ نے اپنے حالات سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ثبوت دیا ہے' قیامت تک کے لئے معیار قائم فرما دیا۔ اب اسی معیار سے سچے جھوٹے کا فرق معلوم کیا جائے گا' محض زبان سے محبت رسول کا دعویٰ کرنا آسان ہے لیکن اس معیار پر پورا اترنا بہت مشکل ہے۔

آیئے ہم اور آپ سب مل کر اپنے کو تبدیل کریں' اپنے عقیدے کو درست کریں' اعمال صالحہ اختیار کریں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کا طریقہ اختیار کریں' اتباع سنت ہی اصل ہے اور یہی خدا سے قرب کا ذریعہ ہے' بزرگان دین نے سب سے زیادہ اسی کا اہتمام فرمایا ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

☆☆............☆☆

حسد کی حقیقت

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

حسد ایک باطنی بیماری ہے:

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے ظاہری اعمال میں بعض چیزیں فرض و واجب قرار دی ہیں' اور بعض چیزیں گناہ قرار دی ہیں' اسی طرح سے ہمارے باطنی اعمال میں بہت سے اعمال فرض ہی اور بہت سے اعمال گناہ اور حرام ہیں' ان سے بچنا اور اجتناب کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے' جتنا ظاہر کے کبیرہ گناہوں سے بچنا ضروری ہے' اسی سلسلے میں باطن کی ایک خطرناک بیماری کا ذکر کرنا مقصود ہے' وہ بیماری ہے ''حسد''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''حسد سے بچو' اس لئے کہ یہ حسد انسان کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے' جیسے آگ لکڑی کو یا سوکھی گھاس کو کھا جاتی ہے۔''

راوی کو شک ہے کہ آپ نے لکڑی کا لفظ بیان فرمایا تھا' یا سوکھی گھاس کا لفظ بیان فرمایا تھا۔ یعنی جس طرح آگ سوکھی لکڑی کو یا سوکھی گھاس کو لگ جائے تو وہ اس کو بھسم کر ڈالتی ہے' ختم کر دیتی ہے' اس طرح اگر کسی شخص میں حسد کی بیماری ہو تو وہ اس کی نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔

حسد کی آگ سلگتی رہتی ہے:

ایک آگ تو وہ ہوتی ہے جو بہت بڑی ہوتی ہے' جو منٹوں میں سب کچھ جلا کر ختم کر دیتی ہے' اور ایک آگ وہ ہوتی ہے جو ہلکے ہلکے سلگتی رہتے' اگر وہ کسی کو لگائی جائے تو وہ آگ ایک دم سے اس کو جلا کر ختم نہیں کرے گی' بلکہ وہ آہستہ آہستہ سلگتی رہے گی' اور تھوڑا تھوڑا کر کے اس کو کھاتی رہے گی' حتیٰ کہ وہ ساری لکڑی ختم ہو کر راکھ بن جائے گی۔ اسی طرح حسد ایک ایسی بیماری اور ایک ایسی آگ ہے' جو رفتہ رفتہ سلگتی چلی جاتی ہے' اور انسان کی نیکیوں کو فنا کر ڈالتی ہے' اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ میری نیکیاں ختم ہو رہی ہیں۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسد سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

حسد سے بچنا فرض ہے:

لیکن اگر ہم اپنے معاشرے اور ماحول پر نظر دوڑ کر دیکھیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ یہ حسد کی بیماری معاشرے کے اندر چھائی ہوئی ہے' اور بہت کم اللہ کے بندے ایسے ہیں جو اس بیماری سے بچے ہوئے ہیں' اور اس سے پاک ہیں۔ ورنہ کسی نہ کسی درجے میں حسد کا دل میں گزر ہو جاتا ہے' لہٰذا اس سے بچنا فرض ہے۔ اس سے بچے بغیر گزارا نہیں' لیکن ہمارا اس طرف دھیان اور خیال بھی نہیں جاتا کہ ہم اس بیماری میں مبتلا ہیں' اس لئے اس سے بچنے کے لئے بہت اہتمام کی ضرورت ہے۔

حسد کی حقیقت:

حسد کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو دیکھا کہ اس کو کوئی نعمت ملی ہوئی ہے' چاہے وہ نعمت دنیا کی ہو یا دین کی۔ اس نعمت کو دیکھ کر اس کے دل میں جلن اور کڑھن پیدا ہوئی کہ اس کو یہ نعمت کیوں مل گئی' اور دل میں یہ خواہش ہوئی کہ یہ نعمت اس سے چھن جائے تو اچھا ہے' یہ ہے حسد کی حقیقت۔

مثلاً اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو مال و دولت دیا' یا کسی کو صحت کی دولت عطا کی' یا کسی کو شہرت دی' یا کسی کو عزت دی' یا کسی کو علم دیا' اب دوسرے شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ یہ نعمت اس کو کیوں ملی؟ اس سے یہ نعمت چھن جائے تو بہتر ہے' اور اس کے خلاف کوئی بات آتی ہے تو وہ اس سے

خوش ہوتا ہے‘ اور اگر اس کی ترقی سامنے آتی ہے تو اس سے دل میں رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ یہ کیوں آگے بڑھ گیا‘ اسی کا نام حسد ہے۔

اب اگر حسد کی اس حقیقت کو سامنے رکھ کر غور کرو گے تو یہ نظر آئے گا کہ حسد کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اعتراض کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اس کو کیوں دی؟ مجھے کیوں نہیں دی؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر اعتراض کر رہا ہے‘ قادر مطلق پر اعتراض کر رہا ہے‘ اپنے محسن اور منعم پر اعتراض کر رہا ہے‘ اور ساتھ ساتھ یہ خواہش کر رہا ہے کہ یہ نعمت کسی طرح اس سے چھن جائے۔ اسی وجہ سے اس کی سنگینی اور خطرناکی بہت زیادہ ہے۔

اللہ کی حکمت کے فیصلے:

حسد کرنے والا یہ سوچے کہ اگر دوسرے شخص کو کوئی بڑی نعمت حاصل ہے‘ اور اس کی وجہ سے تمہارے دل میں کڑھن پیدا ہو رہی ہے‘ تو کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہیں‘ اور اس شخص کو نہیں دیں‘ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بہتر صحت عطا فرمائی ہو‘ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال اس سے زیادہ عطا فرمایا ہو‘ یا کوئی اور نعمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہو اور اس کو وہ نعمت میسر نہ ہو‘ لہٰذا ان نعمتوں کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہوتی ہے کہ انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا‘ ان باتوں کو سوچنے سے حسد کی بیماری میں کمی آتی ہے۔

اردو کی ایک مثل:

یہ جو اردو کے اندر مثل مشہور ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ گنجے کو ناخن نہ دے“ یہ بڑی حکیمانہ مثل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں مال و دولت کی نعمت حاصل نہیں ہے تو ہو سکتا تھا کہ اگر تم کو مل جاتی تو نہ جانے تم اس کی وجہ سے کیا فساد برپا کرتے؟ اور کس عذاب میں مبتلا ہو جاتے اور اس کی کیسی ناقدری کرتے‘ اور تمہارا کیا حشر بنتا؟ اب اگر اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت تمہیں نہیں دی ہے تو کسی مصلحت کی وجہ سے نہیں دی ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ولا تتمنوا مافضل اللہ بہ بعضکم علیٰ بعض.“ (النساء: ۳۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر جن چیزوں میں فضیلت دے دی ہے‘ تم ان چیزوں کی تمنا مت کرو‘ کیوں؟ اس لئے کہ تمہیں کیا معلوم کہ اگر تم کو وہ نعمت حاصل ہو گئی تو تم فساد برپا کرو گے‘ واقعات آپ نے سنے ہوں گے کہ ایک آدمی تمنا کرتا رہا کہ فلاں نعمت مجھے مل جائے‘ مگر جب وہ نعمت مل گئی تو وہ بجائے مفید ہونے کے اس کے لئے مضر ثابت ہوئی‘ اس لئے سب سے پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ یہ جو دوسرے شخص کو نعمت مل جانے پر دل جل رہا ہے‘ یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اعتراض ہے اور اس کی مصلحت سے بے خبری کا نتیجہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس سے بھی بڑی کوئی نعمت میسر ہو‘ جو اس کو حاصل نہیں۔

اپنی نعمتوں کی طرف نظر کرو:

اور یہ ساری خرابی اس سے پیدا ہوتی ہے کہ انسان اپنی طرف دیکھنے کے بجائے دوسروں کی طرف دیکھتا ہے‘ خود اپنے کو جو نعمتیں حاصل ہیں‘ ان کا تو دھیان اور خیال ہی نہیں‘ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی توفیق نہیں‘ مگر دوسرے کے عیوب تلاش کر رہا ہے۔ اگر انسان اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی ہر وقت نازل ہونے والی نعمتوں کا استحضار کرے‘ تو پھر دوسرے پر کبھی حسد نہ کرے تم کیسی بھی حالت میں ہو‘ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں نعمتوں کی ایسی بارش میں رکھا ہے اور صبح سے شام تک تمہارے اوپر نعمتوں کی بارش برسا رہا ہے کہ اگر تم اس کا تصور کرتے رہو تو دوسروں کی نعمت پر کبھی جلن پیدا نہ ہو۔

ہمیشہ اپنے سے کمتر کو دیکھو:

آج کل ہمارے معاشرے میں لوگوں کو دوسروں کے معاملات میں تحقیق اور تفتیش کرنے کا بڑا ذوق ہے‘ مثلاً فلاں آدمی کے پاس پیسے کس طرح آ رہے ہیں؟ کہاں سے پیسے آ رہے ہیں؟ وہ کیسا مکان بنوا رہا ہے؟ وہ کیسی کار خرید رہا ہے؟ اس کے حالات کیسے ہیں؟ ایک ایک کا جائزہ لینے کی فکر ہے‘ اور پھر اس تفتیش اور تحقیق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی ایسی چیز سامنے آتی ہے جو خوشنما اور دلکش ہے‘ لیکن اپنے پاس موجود نہیں تو پھر اس سے حسد پیدا نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا؟ اس لئے یہ مقولہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ: ”دنیا کے معاملے میں ہمیشہ اپنے سے نیچے والے کو اور اپنے سے کمتر کو دیکھو اور دین کے معاملہ میں ہمیشہ اپنے سے اوپر والے کو دیکھو۔“

☆☆..........☆☆

ختم نبوۃ

اسلام کو دبانے کی کوششیں

مولانا سید واضح رشید ندوی

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے اور مغربی مفکرین یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ یورپ دین و مذہب سے بے نیاز ہے اور اس کی ترقی اور عروج مذہب سے آزادی کا نتیجہ ہے اور وہ قوموں کے ساتھ معاملہ کرنے میں مذہب کو بنیاد نہیں بناتا اور نہ مسائل کو مذہبی نقطہ نظر سے حل کرتا ہے لیکن تجربہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یورپ کے سیاسی قائدین ہوں یا کوئی سماجی تنظیم ہو' تحریک ہو' حقوق انسانی' تعلیمی اور ذرائع ابلاغ کے میدان میں خدمات انجام دینے والے ادارے ہوں' وہاں کے اسکالرز' مفکرین یا ماہرین فن ہوں' ان سب کا کسی نہ کسی صورت میں مذہب سے ربط و تعلق ضرور ہوتا ہے' اور ان کے افکار و خیالات اور کردار و عمل میں بھی کبھی کم تو کبھی اس کی بڑی گہری جڑیں نظر آتی ہیں' اس کا برملا اعتراف ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو یورپ کے کسی فرد سے ملا ہو' وہ سیاسی شخصیت ہو یا علمی یا ادبی یا فنی' مذہب سے یہ وابستگی تعجب خیز نہیں' ہاں مذہب سے علیحدگی ضرور تعجب خیز ہے' یورپ کا مذہب سے آزادی کا دعویٰ ایک فریب تھا جس میں نام نہاد دانشور طویل مدت تک مبتلا رہے۔

یہ بات تجرباتی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ مذہب سے کنارہ کشی یا آزادی کا تصور ایک خیال خام ہے اور لوگوں کو مذہب سے بیزار کرنے کی کوئی بھی مہم ایک بے مصرف کوشش اور لا حاصل تگ و دو ہے' پچھلے سالوں میں مذہب کے پیروکاروں اور لادینیوں کی مردم شماری ہوئی تو اس سے ثابت ہوا کہ محض مٹھی بھر لوگوں کی تعداد ایسی ہے جو کسی بھی مذہب کو نہیں مانتی' یورپ کی مذہب پسندی تو پوری دنیا میں عیسائیت کے فروغ کے سلسلہ میں جاری اس کی مساعی سے ہی عیاں ہو جاتی ہے' دنیا بھر میں ایسی مذہبی' دعوتی تنظیمیں سرگرم ہیں جن کا مالی تعاون وہ ترقی یافتہ ملک کرتے ہیں جنہیں سیکولر اور آزاد ممالک سے تعبیر کیا جاتا ہے' یہ ممالک گرجا گھروں کی تعمیر' مشنری اداروں کے قیام اور پادریوں کے اوپر ایک خطیر سرمایہ خرچ کرتے ہیں اور عیسائیت کے فروغ کے لئے سرگرم ہیں' عیسائیوں کے ساتھ ہمدردی کے اظہار میں انہیں کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا' یورپ نے عیسائیت کی اشاعت کے لئے ہر طرح کے وسائل اپنا رکھے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یورپ ان اقتصادی و ثقافتی اداروں اور تربیتی نظاموں سے فائدہ اٹھاتا ہے جو اس کے زیر اثر ہیں' یہ تمام باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہیں' کسی پر مخفی نہیں ہیں اور نہ تو اس طرح کے بدیہی حقائق کو پس پردہ چھپایا ہی جا سکتا ہے۔

کمیونزم کے غلبہ کے بعد زندگی سے مذہب کی کنارہ کشی کا تصور عام ہو گیا تھا' خاص کر جب اس کے علمبرداروں نے یہ اعلان کیا کہ مذہب اشتراکیت کا اولین حریف ہے اور اشتراکیت کے تمام رہنما مذہب کے دشمن ہیں' لیکن بادل کی یہ گرج بھی صرف مسلمانوں ہی کے لئے تھی کیونکہ کمیونزم کی تمام ظالمانہ و جابرانہ کارروائیوں اور اقدامات کا نشانہ صرف اور صرف مسلمان بنے تھے جبکہ اسی کمیونزم کے علمبرداروں نے روس میں عیسائیت کو پناہ دی' وہ مسیحی یورپی نسل کے طرف دار و ہمنوا تھے جبکہ اسلام اور مسلمانوں سے ان کو سخت دشمنی تھی اور انہوں نے بعض سخت اقدامات کے ذریعہ اسلامی عناصر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی سازشیں کیں' مسلمانوں کو جلاوطن کر کے' مذہبی آزادی پر پابندی عائد کر کے' مسجدوں اور تعلیم و تربیت کے اداروں پر قبضہ کر کے اور کسی بھی مذہبی لٹریچر یا مواد کے پڑھنے پر پابندی عائد کر کے انہوں نے مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کیا' اور یہ تمام سرگرمیاں کمیونسٹ نظام میں جاری رہیں اور حال یہ ہے کہ اشتراکیت کے خاتمہ کے بعد بھی روسی غلبہ کے زیر اثر مسلم ملکوں میں اب بھی یہ کارروائیاں جاری ہیں' اس پوری صورت حال سے جو بات کھل کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اشتراکیت نوازوں کی دشمنی محض مذہب سے نہیں بلکہ صرف دین اسلام سے تھی۔

دین کے ساتھ یہ امتیاز جہاں ایک طرف بعض ملکوں میں اس سے دشمنی کی صورت میں نظر آتا ہے تو دوسری طرف یورپی فکر کے زیر اثر ملکوں میں اس کی

حفاظت و اشاعت کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے' یورپ عیسائیوں کے ساتھ تو جذباتی تعلق رکھتا ہے اور گرجا گھروں اور اس کے پادریوں کے لئے نرم گوشہ اور جذبۂ تعاون رکھتا ہے' مشنری کو وہ ہر طرح کی آزادی فراہم کرتا ہے' اسی طرح تمام عیسائی تنظیمیں عیسائی تشخصات مثلاً صلیب اور سیدہ عذرا اور دیگر راہباؤں کی تصویریں کھلے عام استعمال کرتی ہیں' اور یہ حکومتیں ان تنظیموں کی کفالت کرتی ہیں اور ان کا بھرپور مالی تعاون کرتی ہیں۔ ان ملکوں میں بکثرت مشنری کالج و اسکول اور نشری ادارے ہیں حتی کہ جزیرۃ العرب اور اس کے پڑوسی ملکوں میں جہاں کے بارے میں نص شرعی ہے کہ وہاں دو مذہب جمع نہیں ہو سکتے' ان ملکوں میں بھی گرجا گھر پائے جاتے ہیں لیکن ان سے کوئی رقابت نہیں ہے' اسی طرح ایک طرف اسلام دشمن تحریکوں اور تنظیموں کی توہمت افزائی کی جاتی ہے لیکن اس کے برعکس خود اسلامی ملکوں میں مذہبی جذبات کو سرد کرنے والی کارروائیوں کو نافذ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے' نتیجتاً ان ملکوں میں مشنری' صیہونی سرگرمیاں جاری رہیں' اور اسلام کے خلاف نفرت آمیز پروپیگنڈا یورپ کا محبوب مشغلہ ہے۔

اسلامی ملکوں میں اسلامی سرگرمیوں' مذہبی جماعتوں اور اسلامی تحریکوں پر پابندی عائد ہونا ایک عام سی بات ہو چکی ہے جب کہ فساد و جرائم کے بازار گرم کرنے والے پوری آزادی کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھتے ہیں' اسی طرح اسلامی ملکوں میں فحش اور ہیجان انگیز رسائل و میگزین کی درآمد پر بھی کھلی چھوٹ ہوتی ہے لیکن اسلامی مواد اور مسلم علماء کی تصنیفات پر پابندی لگائی جاتی ہے' اس لئے کہ ان کی نگاہ کوتاہ و قامت میں اس سے دہشت گردی کو ہوا ملتی ہے اور یہ تحریکات اور تصنیفات مغربی تہذیب و ثقافت کی مخالف سمجھی جاتی ہیں اور ان کو ملک کی مصلحتوں کے ہم آہنگ نہیں سمجھا جاتا۔

اس موقف سے تو سراسر یہی بات سامنے آتی ہے کہ ہر ملک میں مذہب کا مطلب صرف اسلام ہے' اس لئے کہ یہ حکومتیں دیگر مذاہب اور ان قدیم عقائد و تصورات کے احیاء کے لئے تو کھلی چھوٹ دیتی ہیں جو اب فرسودہ ہو چکے ہیں' اسی طرح ان زبانوں اور قدیم ثقافتوں کو جو بالکل لاشہ بے جان اور مردہ ہو چکی ہیں' زندہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے' اس طرح کے امور کو نہ تو رجعت پسندی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور نہ ہی پسماندگی سے' نہ دہشت گردی سے اور نہ نسل پرستی سے اور نہ ہی تنگ نظری اور تنگ دلی سے' دیگر مذاہب کی جماعتوں اور بچوں کے لئے تربیتی اداروں کے قیام کی پوری آزادی ملتی ہے جن کو مذہب و عقیدہ کی آزادی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن اسلامی ثقافت کو اس طرح کی آزادی دینا وہ کسی جماعت و طبقہ کے لئے روا نہیں رکھتے۔

مذہب اسلام قدامت بھی رکھتا ہے اور ترقی یافتہ بھی ہے وہ فکری' انسانی احترام و عظمت اور آزادی کی وسعتوں سے ہمکنار ہے' سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ تجرباتی اور عملی اعتبار سے دیگر ادیان کے مقابلہ میں زیادہ آزمودہ ہے لیکن وہ غیر مسلم ملکوں کی طرح مسلم ملکوں میں بھی زندگی سے بے دخل ہے دیگر ملکوں میں اس کی دعوت و اشاعت کی اجازت نہیں ہوتی اور اس کی تبلیغ کے لئے داعیوں کی جماعتوں کا ملنا جلنا اور مسلمانوں کا باہم مشورہ و اجتماع کرنا قانونی اعتبار سے ممنوع ہوتا ہے اور اس طرح کے مشوروں اور ملاقاتوں کو دہشت گردی تصور کیا جاتا ہے اور اسے رجعت پسندی اور بنیاد پرستی قرار دیا جاتا ہے اور اس طرح اسلام خود اپنے ہی گھر اور وطن میں اجنبیت اور ناانصافی کی زندگی جی رہا ہے' ان حالات میں غیروں کا کیا شکوہ کیا جائے؟

بات صرف اسلام دشمنوں کی نہیں ہے اور نہ ہم دشمنوں کی جانب سے اس خوش فہمی کا شکار ہیں کہ وہ اسلام کی اشاعت کی اجازت دیں گے بلکہ مسئلہ تو ان لوگوں کا ہے جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اپنا تعلق اسلام سے جوڑتے ہیں اور وہ کسی اسلامی ملک کے سربراہ یا ذمہ دار ہوتے ہیں اس کے باوجود وہ اسلامی دعوت کی ہر کوشش کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسلام کی اشاعت کے لئے اٹھنے والے ہر قدم کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ اسلامی تحریکوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگاتے ہیں اور اپنی ان کارروائیوں کو وطن کی خدمت سمجھتے ہیں اور تعجب اس پر ہے کہ اصلاح و ہدایت کے چراغ روشن کرنے والوں کو وہ فسادی سمجھتے ہیں' ان کا حال تو اس طرح ہے جیسا کہ قرآن کریم کہتا ہے:

"الا انھم ھم المفسدون ولکن لایشعرون"

سچ تو یہ ہے کہ اسلام کی راہ میں اس طرح کی رکاوٹیں پیدا کر کے وہ سامراج کی بقا کی راہ ہموار کر رہے ہیں اور مسلمان ملکوں پر اس کے تسلط کا موقع فراہم کر رہے ہیں' وہ اس طرح مسلم مفکروں اور نوجوانوں کی طاقت کو کمزور کرتے ہیں اور ملک کے مال و دولت کو ضائع کرتے ہیں یا پھر وہ یورپ کے اس مکروفریب کا شکار ہیں جس کا جال یورپ نے اپنے دور سامراجیت میں بنا تھا اور وہاں کے حکمران اب تک اس فکری سامراجیت سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکے۔

کوئی بھی حق پسند اس کا انکار نہیں کر سکتا کہ مذہب ایک انسانی ضرورت ہے جس سے کوئی بھی بے نیاز نہیں ہو سکتا' مذہب انسانی سعادت اور سکون و

باقی صفحہ 23 پر

حسنِ عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں اچھے تعلقات اور خوشگوار مراسم رکھنے کی ہدایت کی ہے اور اسے جنت کی ضمانت قرار دیا ہے۔ حسن عمل کے آپؐ نے بہت سے طریقے بتائے ہیں۔ ان میں سے چند میں آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں' انہیں اگر اختیار کیا گیا تو دنیا کی زندگی میں بھی ان کے بہترین ثمرات حاصل ہوں گے:

۱:......مصافحہ:

سلام کے بعد دوسری چیز جو ملاقات کے وقت اپنے جذبات محبت کے اظہار کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی وہ مصافحہ ہے۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! دراصل مصافحہ سلام کی تکمیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی سلام کی پوری روح اس سے ہی مکمل ہوتی ہے۔ (احمد و ترمذی)

تمہارے باہمی سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے۔ مصافحہ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ: ''مصافحہ کیا کرو' اس لئے کہ اس سے بغض دور ہوتا ہے۔'' (ابن ماجۃ' ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان کے جدا ہونے سے پیشتر ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ مصافحہ کریں' خدا کی حمد کریں اور اس سے مغفرت چاہیں تو ان کو بخش دیا جاتا ہے۔

۲:......اچھے نام سے یاد کرنا:

انسان کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ اس کو بہتر سے بہتر انداز میں پکارا جائے اور جتنے محبت بھرے لہجہ اور یگانگت کے انداز میں وہ مخاطب کیا جائے گا' اتنا ہی اس کا دل پکارنے والے کی محبت اور خلوص سے متاثر ہو گا' اس معاملہ میں کبھی بخل نہ کرنا چاہئے بلکہ

مسلمہ خاتون

اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ آدمی اپنے بھائی کو ایسے انداز میں پکارے' جس سے اس کی محبت کا اظہار ہوتا ہو۔ حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک میں ہر شخص اپنے برابر والوں اور بڑوں کو اس کے نام کے ساتھ بھائی لگا کر پکارتا تھا اور چھوٹوں کا صرف نام لیا جاتا تھا۔ اس طرح سے دوسرے کا دل خوش ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کتنی صحیح بات کہی جب کہ آپ نے یہ بتاتے ہوئے کہ دوستی کن چیزوں سے مضبوط ہوتی ہے؟ فرمایا: دوست کو اچھے نام سے بلایئے۔

۳:......شخصی اور ذاتی امور میں دلچسپی:

پُرخلوص محبت کا یہ ایک حق ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے شخصی اور ذاتی معاملات میں اتنی ہی دلچسپی لے جتنی وہ اپنے شخصی اور ذاتی معاملات میں لیتا ہے۔ جب ملے تو اس کے ذاتی حالات پوچھے' ان میں پوری دلچسپی کا اظہار کرے' اس طرح ایک طرف تو ایک بھائی کو دوسرے بھائی کی خیر خواہی کا یقین ہو گا' دوسرے ایک بھائی کے جذبات دوسرے پر ظاہر ہوں گے' اور یہ چیز تعلق کے استحکام کا سبب بنے گی (حدیث ترمذی عن یزید بن معاویہ)۔ جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے بھائی چارہ کرے تو اس سے اس کا نام' اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام پوچھے' اس لئے کہ اس سے باہمی محبت کی جڑیں زیادہ مضبوط ہوتی ہیں۔

۴:......ہدیہ:

اپنے بھائی پر اپنی محبت اور خلوص کے اظہار کے لئے ہدیہ دینا تعلق کے استحکام کے لئے نہایت موثر چیز ہے۔ اچھی بات کہنا' اچھے نام سے پکارنا' اپنی محبت کو ظاہر کرنا' سب زبان کے ہدیے ہیں جن کے ذریعے ایک بھائی اپنے بھائی پر محبت ظاہر کر کے اس کو اپنے سے قریب لاتا ہے' ٹھیک جس طرح زبان کے ہدیے دل کو خوش کرتے ہیں اور دلوں کو جوڑنے میں اور اپنی طرف کھینچنے میں مدد دیتے ہیں' اسی طرح مادی ہدیے بھی ایک دل کو دوسرے دل سے مربوط کرتے ہیں اور اس طرح باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہدیہ دینے کی ترغیب دی ہے' وہاں اس کا فائدہ بھی بتایا ہے کہ یہ دلوں کی کدورتوں کو دھو دیتا ہے۔ چنانچہ

ختم نبوۃ

آپ نے فرمایا: ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو تو باہمی محبت پیدا ہوگی اور دلوں کی دشمنی اور بغض دور ہوجائے گا۔

۵:......شکر گزاری:

جذبات محبت کے اظہار اور دوسرے کی محبت کے احساس کو ظاہر کرنے کا یہ ایک بڑا اچھا طریقہ ہے' جب ایک بھائی یہ محسوس کرے کہ اس کا بھائی اس کی محبت کے جذبات اور محبت کے تحت کئے ہوئے کاموں کا پورا احساس کرتا ہے' اور ان کی قدر و قیمت کو محسوس کرتا ہے تو اس کے دلی تعلق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر محبت کرنے والے آدمی کو یہ احساس ہو کہ اس کے خلوص و محبت کی کوئی قدر نہیں تو اس کا دل بجھنے لگتا ہے۔ اس لئے جب بھی ایک مسلمان دوسرے بھائی کی مدد کرے یا اس کے ساتھ حسن سلوک کرے یا اس سے کوئی اچھی بات کہے یا اس کو ہدیہ دے تو اس مسلمان بھائی کا فرض ہے کہ وہ اس پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کرے' اور اس طرح اس کو بتادے کہ وہ خلوص و محبت کی ہر ادا کی قدر و قیمت اپنے دل میں خوب محسوس کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص کوئی چیز پیش کرتا تو آپؐ اس کا شکریہ ادا کرتے' اور اس کو قبول کرلیتے اور جب کوئی آپ کا کام کر دیتا تو اس پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے۔ (شمائل ترمذی)

۶:......ساتھ مل کر کھانا:

کھانے میں ایک دوسرے کے ساتھ شرکت اور ایک دوسرے کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دینا بھی خلوص اور محبت کے جذبات کے اظہار کا ایک عملی طریقہ ہے' ایسے مواقع پر نہ صرف یہ کہ بے تکلفی کی گفتگو کے مواقع ملتے ہیں بلکہ جب ایک بھائی اپنے بھائی کو اپنے گھر پر کھانا کھانے کی دعوت دیتا ہے تو جس شخص کو مدعو کیا جاتا ہے' اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ میرا بھائی میرے لئے اپنے دل میں یگانگت کے جذبات رکھتا ہے' اور یہ احساس جہاں بھی پیدا ہوجائے' وہاں تعلق کے مزید استحکام کا ضامن ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ بھی آپس میں ایک دوسرے کو اکثر مدعو کیا کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدعو کرتے رہتے تھے۔

۷:......بہتر طریقہ سے جواب دینا:

ایک مسلمان کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی محبت و خلوص کا جواب اس سے زیادہ اور بہتر خلوص و محبت سے دے' اس لئے بھی کہ کوئی تعلق یکطرفہ اظہار سے پروان نہیں چڑھ سکتا' اس لئے بھی کہ اس طرح دوسرے بھائی کا دل مطمئن رہتا ہے کہ اس کی محبت نہ تو ضائع کی جارہی ہے اور نہ اس کی ناقدری ہو رہی ہے۔ سلام کا جواب بہتر سلام سے دینے' ہدیہ کا جواب بہتر ہدیہ سے دینے اور ایک اچھی بات کا جواب ایک اچھی بات سے دینے میں ہی خلوص و محبت کا اظہار ہوتا ہے' اس سلسلہ میں اس حدیث کو سامنے رکھنا چاہئے:

''دو محبت کرنے والوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے زیادہ محبت کرے۔''

اگر اپنے بھائی کی محبت کے جواب میں بہتر جواب ممکن نہ ہو تو کم از کم برابر کا ہی جواب ہونا چاہئے اور ساتھ ہی اپنی کوتاہی کا اعتراف بھی دل کو متاثر کرتا ہے۔

۸:......صلح کرنا اور شکایت دور کرنا:

تعلقات کی بنیاد کو ذہن میں رکھنے اور ان تمام تدابیر کو اختیار کرنے میں' جو یکطرفہ تعلقات کو خراب ہونے سے بچاتی ہیں اور دوسری طرف ان میں لطف و محبت اور الفت کے جذبات پیدا کرتی ہے' بہت سی کوتاہیاں اور خامیاں سرزد ہوتی ہیں' کسی انسان کے لئے یہ بھی ممکن نہیں کہ اس سے کبھی بھی کسی غلطی کا صدور نہ ہو' کیونکہ انسان فرشتہ نہیں ہے' انسان سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں اور شیطان تو انسان کے ساتھ لگا رہتا ہے۔

تعلقات کی خرابی کی بنیاد عام طور پر وہ شکایات بنتی ہیں جو ایک مسلمان بھائی کے دل میں دوسرے بھائی کی طرف سے پیدا ہوتی ہیں۔ شکایتیں پیدا ہونے کی بنیادیں بہت سی ہوسکتی ہیں اور ہر ایک شکایت میں جو چیز مشترک ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کے دل کو اپنے بھائی کے کسی قول و فعل سے تکلیف پہنچتی ہے تو شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ شکایت خود خرابی تعلقات کے لئے کافی ہوتی ہے' شکایت پیدا ہوجائے تو فوراً اسے دل سے محو کردیا جائے' دل میں میل پیدا کرنے والی بات کو کبھی دل میں نہ رکھنا چاہئے' اگر بھلا نہ سکے تو خواہ چھوٹی بات ہو یا بڑی بات' فوراً اپنے بھائی پر ظاہر کردے' دل میں ذرا بھی میل رکھنا اور دل کے غبار کے ساتھ ملنا بدترین کردار ہے۔

جس کو شکایت بتائی جائے وہ اس پر ناراض نہ ہو اور ناک بھوں نہ چڑھائے بلکہ اپنے بھائی کا شکر گزار ہو جس نے خیانت کا ارتکاب کرنے کے بجائے اس پر ظاہر کردیا' پیٹھ پیچھے نہ کہا اور پھر یہ کہ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

تعلقات کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھنا کہ ذرا سی بات بھی ہوئی تو فوراً اصلاح کی کوشش کی اور اصلاح کا موقع دیا۔

جب ایک مسلمان بھائی اپنی غلطی کا اعتراف کرے تو اس کو معاف کر دینا چاہئے۔ یہ اس کا حق ہے' اور اگر وہ معذرت پیش کرے تو اس کو معذور سمجھنا اور اس کا عذر قبول کر لینا بھی اس کا حق ہے' اور اگر وہ غلط فہمی کی صفائی میں کوئی بات پیش کرے تو اس کی بات پر یقین کر لینا بھی اس کا حق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی سے اپنی غلطی پر عذر کیا اور اس نے اس کو معذور نہ سمجھا' اس کے عذر کو قبول نہ کیا تو اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا ایک ناجائز محصول لینے والے پر اس کے اس ظلم پر ہوتا ہے'

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلقات کی خرابی کی اہمیت کو اس طرح واضح کیا ہے کہ یہ ایک ایسا مونڈ دینے والا استرا ہے جو پورے کے پورے دین کا صفایا کر دیتا ہے۔ جو شخص یہ جانتا ہو کہ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ وہ لازماً اپنے دین کو ہر قیمت پر محفوظ رکھے گا' جو اپنے دین کو محفوظ رکھنا چاہے گا وہ حسب استطاعت آپس کے ان تعلقات کو کبھی خراب نہ ہونے دے گا جو ایک مومن کو دوسرے مومن کا بھائی بنائے رکھتے ہیں۔

9:......دعا:

دعا الفت ومحبت کا سبب بنتی ہے۔ دعا سے ایک مسلمان اپنے بھائی کے لئے اپنے رب سے اس کی رحمت ومغفرت طلب کرتا ہے' اس کی بھلائی کا خواستگار ہوتا ہے' اور اس کے لئے اصلاح احوال کی درخواست کرتا ہے' ظاہر ہے کہ مسلمان اس پر یقین رکھتا ہے کہ معاملات کی اصل کنجی اللہ کے ہاتھ میں ہے' اور جب وہ اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ اس کے لئے اپنے رب کے آگے دست سوال دراز کر رہا ہوتا ہے تو وہ بے انتہا متاثر ہوتا ہے کہ میرا بھائی اتنا خیال رکھتا ہے' میں اسے ہر وقت یاد رہتا ہوں' تو پھر اس کے دل میں اپنے لئے دعا کرنے والے بھائی کی محبت پیدا ہوتی ہے' اور اس طرح اس دعا سے پورے فوائد حاصل ہوتے ہیں' اس سے جو جذبات ظاہر ہوتے ہیں ان کے مختلف اثرات ہوتے ہیں' ایک تو یہ کہ قلبی تعلق میں اضافہ ہوتا ہے' تعلقات میں پاکیزگی آتی ہے' مغفرت ورحمت اور حاجت روائی ومشکلات کو دور کرنے کی دعاؤں کے ساتھ اپنے بھائی کے لئے راہ حق پر استقامت کی دعا اور باہمی الفت کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ اسی طرح دلوں سے ناگواری' غبار' کدورت کے دور ہونے کی دعا کی بھی تلقین کی گئی ہے۔ اس لئے کہ دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے کدورت کینہ' شکایت بھی دور ہو جاتی ہے اور دلوں میں الفت اور محبت پیدا ہو جاتی ہے:

"اے رب! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان میں ہم سے سبقت لے گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ نہ رہنے دے۔" (الحشر)

اس طرح اللہ پاک سے دعا بھی تعلقات کو بہتر بنانے اور دلوں سے حسد اور بغض وکینہ دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ آیئے ہم بھی اللہ سے دعا کریں: "دلوں سے برائیاں دور کر دینے اور نیکیاں پروان چڑھا دینے کی۔"

☆☆..........☆☆

بقیہ: ہم الزام ان کو دیتے تھے

طمانیت کا مرکز ومنبع ہے' دنیا کا ہر معاشرہ وسماج مذہب کے بغیر اس باطنی سعادت سے محروم ہے اور وہ شقاوت وبدنصیبی کی زندگی گزار رہا ہے' اسی لئے آپ غور کیجئے کہ مذہبی تحریکیں بہت تیزی سے پھیل رہی ہیں جبکہ سیاسی یا معاشرتی تحریکیں اتنی تیزی سے نہیں پھیلتیں' اس وقت پوری دنیا میں یہودیت' عیسائیت اور ہندومت وبدھ مت سے ربط وتعلق استوار کرنے کی مہم زوروں پر ہے اور ان ملکوں کی حکومتیں ان مذہبی تحریکوں کی امداد کرتی ہیں' اس سے ان کو ایک طبقہ کی حمایت حاصل ہوتی ہے' مذہب کی طرف واپسی کی مثالیں اور مذہب سے وابستگی کی مثالیں یورپ' ایشیا اور افریقہ کے مختلف ملکوں میں نمایاں ہیں' ہندوپاک میں بھی ان دنوں اس کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے' آج کل ملک کو زعفرانی رنگ میں رنگنے کا خواب دیکھنے والی تنظیموں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے اور اسی منصوبہ کے تحت حکومت نظام تعلیم وتربیت میں تبدیلی کر رہی ہے' اور کسی قانونی رکاوٹ کے بغیر یہ سرگرمیاں جاری ہیں' دوسرے ملکوں میں بھی ایسی تنظیمیں کام کر رہی ہیں' اور ان کاموں کے لئے اندرون وبیرون سے مال ودولت کی ان پر بوچھاڑ کی جا رہی ہے۔

اس کے برخلاف' اسلامی ملکوں کے حکمران اکثریت کی خواہشات سے برسرپیکار ہیں اور ان کی تمام مساعی کو خاک میں ملا دیتے ہیں اور انہیں بے اثر کرنے کے لئے کوشاں ہیں' ان کی یہ کوشش اکثریت کے طبعی تقاضوں اور خواہشات کے منافی ہے' اور اس کے لئے انہیں اپنی ساری توانائی اور وسائل مسخر کرنا پڑ رہے ہیں' وہ اپنے لوگوں سے برسرپیکار ہیں' لیکن اپنے عوام اور ملک کے حقیقی دشمنوں سے دوستی کرنے پر مجبور ہیں۔

☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ساعتے با اولیاً

اخلاص

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا ہے۔ جب میں مکہ معظمہ میں تھا تو ایک حجام ایک خواجہ کی حجامت بنا رہا تھا۔ میں نے کہا: ''کیا میرے بال بھی خدا کے لئے کاٹ دوگے؟ اس نے کہا: ''ہاں!'' اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ ابھی تک اس خواجہ کی حجامت پوری نہ بنی تھی کہ حجام نے اس سے کہا: ''آپ اٹھ جائیے کیونکہ جب خدا کا نام درمیان میں آ گیا تو میں نے سب کچھ پالیا۔'' پھر اس نے مجھ کو بٹھایا' میرے سر کو بوسہ دیا اور میرے بال مونڈ دیئے۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایک کاغذ (کا لفافہ) دیا جس میں کچھ رقم تھی اور مجھ سے کہا: ''اس کو اپنی ضرورت پر خرچ کرنا۔'' میں نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو نیت کی کہ اول جو کشائش مجھے نصیب ہوگی تو میں اس شخص کے ساتھ مروت کروں گا۔

ابھی تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں نے مجھے بصرہ سے اشرفیوں کی ایک تھیلی بھیجی۔ میں وہ تھیلی لے کر اس حجام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں نے وہ تھیلی اسے دی تو اس نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''میری نیت یہ تھی کہ جو مجھے اول کشائش ملے گی وہ میں تجھے دوں گا۔''

یہ سن کر اس نے کہا: ''تجھے شرم خدا سے شرم نہیں آتی؟ تم نے مجھے کہا تھا کہ خدا کے لئے میری حجامت بنا دے اور اب یہ کیا لے کر آیا ہے؟ بھلا تو نے کہیں یہ دیکھا ہے کہ کوئی شخص خدا کے لئے کام کرے پھر معاوضہ طلب کرے؟''

استغنا

سلطان جلال الدین خلجی کے زمانہ تک حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمہ اللہ کی خانقاہ میں فتوحات کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا اور آپ اپنے مریدین سمیت نہایت تنگی وعسرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ بعض اوقات پوری کی پوری فصل گزر جاتی لیکن خربوزے کی ایک قاش تک چکھنے کو نہ ملتی تھی حالانکہ ان دنوں خربوزہ ایک روپے کا من بھر ملتا تھا۔ شیخ کے تمام متعلقین ومریدین اکثر فاقہ کشی کی زندگی گزارتے تھے۔ سلطان جلال الدین خلجی کو ان کے حال کا علم ہوا تو کچھ تحائف حضرت کی خدمت میں بھیج کر گزارش کی کہ حکم ہو تو ایک گاؤں خدمت گاروں کے لئے مقرر کردوں۔ سلطان المشائخ نے جواب دیا کہ مجھے اور میرے خدمت گاروں کو تمہارے گاؤں کی چنداں ضرورت نہیں' میرا اور ان کا خدا کارساز اور میر کارواں ہے۔

سلطان نے اس کے بعد کئی بار حاضری کی اجازت چاہی مگر آپ نے ہر بار ملنے سے انکار کردیا۔ آخر ایک دن اُس نے بغیر اطلاع کے حاضری کا پروگرام بنایا مگر بادشاہ کے مصحف بردار امیر خسرو نے اس پروگرام سے حضرت کو مطلع کردیا اور حضرت ملاقات سے بچنے کے لئے اجودھن روانہ ہوگئے۔ جب بادشاہ کو اس کا علم ہوا تو اس نے خفا ہوکر امیر خسرو سے کہا کہ تو نے میرا بھید کھول کر مجھے سلطان المشائخ کی پابوسی سے محروم کردیا۔ امیر خسرو نے جواباً عرض کیا کہ بادشاہ کے رنجیدہ کرنے سے تو بس جان کا خوف ہے لیکن شیخ کو ناراض کرنے سے سلب ایمان کا خطرہ ہے۔

علم دین

ایک دفعہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ایک مقام پر تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کو تقریر کے لئے کرسی پیش کی گئی۔ آپ کرسی پر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ بہت سے اکابر علماء نیچے بیٹھے تھے۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ ترازو کا ہلکا پلہ ہمیشہ اوپر اور بھاری نیچے ہوتا ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میرے والد صاحب وکیل تھے۔ انہوں نے مجھے علم دین پڑھایا لیکن میرے چاروں بھائیوں کو انگریزی تعلیم دلوائی۔ ایک دن والد صاحب نے ایک انجمن کے جلسے میں بحیثیت صدر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے ایک لڑکے کو عالم بنایا' ایک لڑکے کو وکیل بنایا' اب آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ لڑکوں کو کیا پڑھانا چاہئے؟ جب میں کورٹ سے گھر آتا ہوں اور پانی مانگتا ہوں تو وکیل بیٹا ملازم کو آواز دیتا ہے کہ ابا کو پانی پلاؤ اور عالم بیٹا خود پانی لاتا ہے اور فوراً ہمارے جوتے کا فیتہ کھول کر جوتے اتارتا ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ کیا پڑھانا چاہئے؟

اخبارِ ختمِ نبوت

اوکاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس کا کامیاب انعقاد

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عثمانیہ گول چک اوکاڑہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تلاوت کے فرائض قاری محمد ابراہیم اور قاری محمد سعید خطیب گول چوک نے انجام دیئے جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ ختم نبوت نے انجام دیئے۔ مولانا سید امیر حسین شاہ گیلانی ممبر اسلامی نظریاتی کونسل نے کانفرنس کی صدارت کی اور یہ کانفرنس قاری محمد الیاس کی نگرانی اور مولانا قاری غلام محمد انور کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالمنان عثمانی نے اکابرین کی قربانیوں کا ایک جائزہ پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں دی جانے والی قربانیوں کو بیان کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور اپنے مخصوص انداز خطابت سے قادیانیت کے دجل کو واضح کیا اور صدر مشرف سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔ خطیب لاثانی حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنے خطاب کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف ۱۹۵۳ء کی تحریک میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ مرزا طاہر برطانیہ میں بیٹھ کر مسلمانوں کے دشمن اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکستان کی سلامتی کے خلاف سازش کررہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اوکاڑہ سمیت پورے ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کو ختم کیا جائے۔ دعا سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شرکائے کانفرنس کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اس موقع پر ملک کے نامور شعراء مولانا یٰسین تائب اور محمد اسحاق نے اپنے کلام سے سامعین کو محسور کیا۔ عثمانیہ مسجد کا صحن وسیع و عریض ہونے کے باوجود شرکاء کانفرنس کی بھرپور حاضری کی وجہ سے تنگ محسوس ہورہا تھا۔ رات دو بجے مولانا عبدالغفور حقانی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانی گھرانے کا قبول اسلام

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) چک نمبر 10/63 منشی والا تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ براستہ سید والا روڈ تھانہ بچیکی میں نو افراد پر مشتمل ایک قادیانی گھرانے نے قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا۔ ان نومسلموں میں محمد حسین واہلیہ علی حسین (بیٹا) اور محمد حسین کی پانچ بیٹیاں بھی شامل ہیں۔ اس موقع پر ان نومسلموں نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتے ہیں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی تشریعی، غیر تشریعی، ظلی یا بروزی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہی قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہوں گے۔ امام مہدی اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمانوں سے زمین پر نازل ہوں گے تو امام مہدی اس وقت زمین پر موجود ہوں گے۔ ہم فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعوؤں میں جھوٹا یقین کرتے ہیں اور علماً اسلام کے فتویٰ کے مطابق اسے کافر، کاذب، دجال اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی یا بروزی نبی، مسیح موعود، مہدی، مجدد یا مصلح ماننے والے اس کے پیروکار، خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری، کافر ہیں۔ آج کے بعد ہمارا قادیانی یا لاہوری جماعت سے عقیدہ اور مذہب کے لحاظ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ ہم ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر نومسلم خاندان کی دین اسلام پر استقامت کیلئے دعا کی گئی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تبصرہ کتب

نام کتاب: تدریس القرآن فی استفادۃ الطالبان

مؤلف: حافظ قاری ابوزبیر عبدالجبار مجاہد

ضخامت: ۱۶۰ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: درج نہیں

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے' جس نے سابقہ تمام کتب صحائف آسمانی کو منسوخ کردیا۔ اس کو تجوید و ترتیل کے ساتھ پڑھنا ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔ زیر نظر کتاب قرآنی تعلیم و تعلم (برائے درجات حفظ و ناظرہ) کے حوالے سے معلمین و متعلمین' والدین اور عامۃ المسلمین کی جدید پیرائے میں رہنمائی کے لئے تحریر کی گئی ہے جیسا کہ اس کے ٹائٹل پر درج ہے۔ مؤلف موصوف تقریباً بیس سال سے تدریس قرآن کے شعبہ سے وابستہ ہیں۔ مؤلف موصوف نے آداب قرآن' تجوید' تعلیم' اور حصول تعلیم قرآن کے لئے انتہائی قیمتی ہدایات تحریر فرمائی ہیں۔ مؤلف موصوف نے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کے حوالے سے بھی بیش قیمت باتیں تحریر فرمائیں ہیں جس کی وجہ سے کتاب تعلیم و تربیت کے ایک حسین گلدستہ کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ تدریس قرآن سے وابستہ حضرات کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ امید ہے کہ قارئین اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

نام کتاب: خطبات جالندھریؒ

مجموعہ تقاریر مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ

ترتیب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضخامت: ۴۱۶ صفحات

ہدیہ: ۲۰۰ روپے

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے والے حضرات ۴۰ روپے کا منی آرڈر کریں۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت کے نامور رہنما تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا' اور بات سمجھانے کا طریقہ اور سلیقہ بھی۔ جس دور میں حضرت مولاناؒ نے شعور کی آنکھیں کھولیں اس وقت فن خطابت کا دور دورہ تھا۔ برصغیر میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد' سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی' شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہم اللہ تعالیٰ کا طوطی بولتا تھا۔ اللہ پاک نے حضرت ممدوح کو ان تمام اکابرین کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع عطا فرمایا تھا۔ ان حضرات کی رفاقت' امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ سے تلمذ اور قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے اصلاحی تعلق نے ان کی خطابت کو چار چاند لگادیئے تھے۔ وہ عام فہم انداز میں بات کرتے اور بات سمجھانے کے عادی تھے' وہ عوام کے ذہن کو سامنے رکھ کر گفتگو فرماتے' انہوں نے ہزاروں تقریریں کیں لیکن قلت اسباب و وسائل کی بناء پر ٹیپ اور نوٹ نہ ہوسکیں۔ تاہم بعض حضرات نے محنت کرکے انہیں نوٹ کیا اور مختلف رسائل میں شائع فرمایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی زید مجدہ کو اللہ پاک نے اکابرین کے خطبات کی ترتیب وتدوین کے لئے منتخب فرمالیا ہے۔ انہوں نے ان بکھرے ہوئے موتیوں کو جمع کرکے ایک لڑی میں پرودیا ہے۔ زیر نظر کتاب حضرت جالندھریؒ کی تقاریر کا مجموعہ ہے' خوبصورت کمپوزنگ' عمدہ طباعت' چار رنگ خوبصورت ٹائٹل نے دل موہ لینے والی کتاب تیار کرادی ہے۔ کتاب کا آغاز صاحب خطبات کے سرا سے کیا گیا ہے۔ جو مشہور معروف صحافی' ادیب و خطیب آغا شورش کشمیریؒ نے لکھا' پھر امیر شریعت کا وہ مشہور ملفوظ کہ محمد علی تمہیں دے کر میں اپنے پاس کیا رکھوں گا' شیخ الاسلام حضرت بنوریؒ اور مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ کا مضمون ''مجلس کے تیسرے امیر'' حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کے اختتامیہ کلمۃ العزیز مولانا عزیز الرحمن جالندھری زید مجدہ کے ابتدائیہ نے کتاب کو چار چاند لگادیتے ہیں۔ ۴۱۶ صفحات کی دیدہ زیب کتاب تمام تر خوبیوں کے باوجود صرف ۲۰۰ روپے میں دستیاب ہے۔

ملنے کے پتے: لاہور: مکتبہ ختم نبوت' ۳۸/غزنی اسٹریٹ' اردو بازار۔

کراچی: مکتبہ لدھیانوی' سلام کتب مارکیٹ' علامہ بنوری ٹاؤن۔

راولپنڈی: کتب خانہ رشیدیہ' راجہ بازار اور مجلس کے تمام دفاتر اور قریبی کتب خانوں سے طلب فرمائیں۔

ردقادیانیت پر علمائے کرام

کی سہ ماہی تربیتی کلاس

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علمائے کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- ۱۰/شوال ۱۴۲۳ھ سے سہ ماہی کلاس شروع کی جارہی ہے۔
- جوحضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سوروپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت معلوم ہوں' انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔
- جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- تعلیم ۱۰/شوال کو شروع ہوجائے گی۔

درخواست ورابطہ کے لئے:

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ' ملتان۔فون: 514122

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

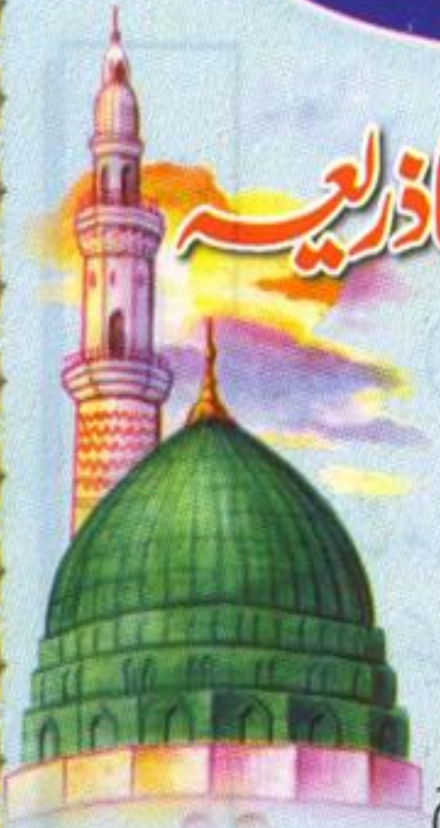

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ